

الْخَلِيفَةُ الْمَهْدِيُّ

فِي الْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ

. تَأْلِيفُ لَطِيف . الْمُحَدَّثُ النَّبِيلُ وَالْمُجَاهِدُ الْجَلِيلُ شَيْخُ الْإِسْلَامِ سَيِّدُ حُسَيْنٍ أَحْمَدُ مَدَنِي رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ

تَقْدِيمُ ، تَعْلِيقُ ، تَحْشِيَةُ مَوْلَانَا حَبِيبُ الرَّحْمَنِ صَاحِبِ قَاسِمِي أُسْتَاذُ دَارِ الْعُلُومِ دِيُونَنْد

عَالِمِي مَجْلِسِ تَحْفُظِ خْتَمِ نُبُوَّةِ

حَضُورِي بَاغِ مُلْتَانِ ☎ 514122

مُقَدِّمَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ
— اَمَّا بَعْدُ !

قیامت ایک امرِ غیبی ہے جس کا حقیقی علم بجز خدائے عالم الغیب کے کسی کو نہیں ہے قرآن مجید ناطق ہے ” اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَةِ “ اللہ تعالیٰ ہی کو قیامت کا علم ہے۔ ایک دوسرے موقع پر ارشادِ الہی ہے ” یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسِلُہَا . فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِکْرِہَا اِلٰی رَبِّکَ مُنْتَهٰہَا “ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں وہ کب آئے گی۔ آپ کو اس کے ذکر سے کیا کام اس کے علم کا منتہی تو آپ کے رب کے پاس ہے۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے بھی یہی ثابت ہے کہ قیامت کے وقوع کا علم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں تھا۔ حدیث جبریل میں ہے۔ فاخبرنی عن الساعة؟ قال ما المسئول عنها باعلم من السائل“ (مشکوٰۃ ص-۱۱) حضرت جبرئیل علیہ السلام نے چوتھا سوال کیا اچھا مجھے قیامت کے وقت وقوع کی خبر دیجیے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں اپنی لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ اس کے بارے میں مسئول (پوچھا جانے والا) سائل (پوچھنے والے) سے زیادہ نہیں جانتا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے وقت وقوع کے نہ جاننے میں ہم دونوں برابر ہیں۔

البتہ اس کی کچھ علامتیں ہیں جنہیں بطور پیشین گوئی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔ ان میں بعض علامتیں صغریٰ یعنی چھوٹی علامتیں کہلاتی ہیں جو معمول و عادت کے مطابق ظہور پذیر ہوتی رہیں گی۔ ان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ مثلاً حدیث جبریل ہی میں پانچویں

سوال کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی جن علامتوں کا ذکر کیا ہے وہ علامت صغریٰ ہی کے قبیل سے ہیں۔ حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں:

”قال فاخبرني من اماراتها اس کی کچھ علامتیں بتائیے قال ان تلد الامة ربتها وان ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاء يتطاولون في البنیان“ لونڈیاں اپنی مالکہ کو جننے لگیں یعنی لڑکیاں اپنی ماؤں پر حکم چلانے لگیں، اور ننگے پیر ننگے بدن تنگدست بکریوں کے چرواہوں کو تو دیکھئے کہ عالی شان مکانات پر شیخی بگھارتے ہیں تو سمجھ لو کہ اب قیامت کا زمانہ قریب آگیا ہے۔

اسی طرح رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان میں جن علامتوں کا ذکر ہے ان کا تعلق بھی علامتِ

صغریٰ سے ہے ۔ ان من اشراط الساعة ان يقل العلم ویکثر الجهل ویفشو الزنا ویشرب الخمر ویقل الرجال ویکثر النساء حتّٰی یکون لخمسين امرأة القیم الواحد ؛

(بخاری کتاب العلم ص ۲۱)

قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم کم ہو جائے گا ، جہالت بڑھ جائے گی ، حرام کاری عام ہوگی ، شراب نوشی بہت ہوگی ، مرد کم ہو جائیں گے ، اور عورتوں کی اس حد تک کثرت ہوگی کہ پچاس عورتوں پر صرف فرد واحد نگران ہوگا۔

ان مذکورہ علامتوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے ظہور کے بعد قیامت بالکل قریب آجائے گی ۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ قیامت سے پہلے ان کا وجود میں آنا ضروری ہے اسی لیے بہت سے واقعات وحوادث کے بارے میں آپؐ کا ارشاد ہے کہ قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک یہ واقعات ظہور پذیر نہ ہو جائیں۔ خود رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت بھی علامتِ قیامت میں شمار کی جاتی ہے ۔ حالانکہ آپؐ کی بعثت کو چودہ سو سال ہوچکے ہیں اور خدا جانے ابھی کتنی مدت کے بعد قیامت قائم ہوگی۔

ان کے علاوہ بعض علامتیں وہ ہیں جنہیں علامتِ کبریٰ کہا جاتا ہے۔ یہ علامتیں بالعموم قیامت کے قریب تر زمانہ میں پے بہ پے ظاہر ہوں گی اور عادت و معمول کے خلاف ہوں گی۔ ان علامتوں کا ذکر بھی بہت سی حدیثوں میں متفرق طور پر موجود ہے ۔ اور حضرت حذیفہ بن اسید الغفاریؓ کی ایک روایت میں اکٹھی دس علامتوں کا بیان ہے۔

حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں :

اطلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا ونحن نتذاکر فقال ما تذاکرون ؟ قالوا نذكر الساعة قال انها لن تقوم حتی تروا قبلها عشر آیات فذكر الدخان والدجال ، والدابة وطلوع الشمس من مغربها ونزول عیسیٰ ابن

مریم و یاجوج و ماجوج و ثلاثہ خسوف خسف بالمشرق و خسف بالمغرب و خسف بجزیرۃ العرب و آخر ذالک نار تخرج من الیمن تطرد الناس الی محشرهم (مسلم باب الفتن و اشراط الساعة ص ۳۹۳ ج ۲)

حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالاخانہ سے ہماری طرف نمودار ہوئے اور ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔ تم لوگ کس چیز کا تذکرہ کر رہے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا قیامت کا۔ آپؐ نے فرمایا۔ قیامت برپا نہیں ہوگی تا وقتیکہ تم اس سے پہلے دس علامتیں نہ دیکھ لو، پھر آپؐ نے ان دسوں کو بیان کیا، جو یہ ہیں۔ (۱) دھواں (۲) دجال (۳) دابة الارض (۴) پچھم سے سورج کا نکلنا (۵) حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا آسمان سے اترنا (۶) یاجوج ماجوج کا نکلنا (۷، ۸، ۹) زمین میں تین مقامات میں لوگوں کا دھنس جانا، ایک مشرق میں دوسرے

مغرب میں اور جزیرہ عرب میں (۱۰) اور ان سب کے آخر میں آگ یمن سے نکلے گی جو لوگوں کو گھیر کر ان کے محشر میں پہنچا دے گی۔ قیامت کی علامت کبریٰ ہی میں سے مہدی آخرالزمان کا ظہور ان کی خلافت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ان کی اقتدا میں ایک نماز یعنی فجر کا پڑھنا وغیرہ بھی ہے۔ اوپر بحوالہ حدیث جن دس نشانیوں کا ذکر ہے ان سے پہلے حضرت امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ چنانچہ امام السفارینی لکھتے ہیں :

ای من العلامات العظمیٰ وہی اولها ان یظهر الامام المقتدی الخاتم للائمة محمد المہدی

(لوائح الانوار البہیة ص ۷۴ ج ۲)

قیامت کی بڑی یعنی قریب تر اور اولین نشانیوں میں خاتم الائمہ محمد مہدی کا ظہور ہے۔

بخاری میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک کے موقع پر قیامت کی چھ نشانیاں بتائیں جن میں بنی الاصفریٰ یعنی عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہو جانے کا بھی تذکرہ فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ عیسائی بدعہدی کر کے تمہارے مقابلے میں آئیں گے۔ اس وقت ان کے اسی جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہوں گے یعنی ان کی مجموعی تعداد نو لاکھ ہو گی۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مسلمان ہر طرف سے گھر جائیں گے اور ان کی حکومت صرف مدینہ منورہ سے خیبر تک رہ جائے گی تو مسلمان مایوس ہو کر امام مہدی کی تلاش شروع کر دیں گے۔ وہ اس وقت مدینہ منورہ میں ہوں گے اور امامت کے بارگراں سے بچنے کی غرض سے مکہ مکرمہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے لوگ انہیں پہچان لیں گے اور انکار کے باوجود ان سے بیعت خلافت کریں گے۔ خلافت کی خبر جب مشہور ہو گی تو ملک شام سے ایک لشکر آپ سے مقابلہ کے لیے نکلے گا، مگر اپنی منزل تک پہنچنے سے پہلے ہی مقام بیدا میں جو مکہ مدینہ کے درمیان

ہے زمین میں دھنسا دیا جائے گا اس واقعہ کی اطلاع پا کر شام کے ابدال اور عراق کے متقی لوگ حضرت مہدی کی خدمت میں پہنچ جائیں گے۔ اس کے بعد آپ سے جنگ کے لیے ایک قریشی النسل بنو کلب پر مشتمل ایک لشکر بھیجے گا جس سے حضرت مہدی کی فوج جنگ کرے گی اور فتحیاب ہو گی۔

احادیث میں امام مہدی کا نام ، ولدیت ، حلیہ وغیرہ بھی بیان کیا گیا ہے نیز ان کے زمانہ خلافت میں عدل و انصاف کی ہمہ گیری اور مال و دولت کی فراوانی کا تذکرہ بھی ہے۔ غرضیکہ امام مہدی کے متعلق اس کثرت سے احادیث مروی ہیں کہ اصول محدثین کے اعتبار سے وہ حد تواتر کو پہنچ گئی ہیں۔ چنانچہ امام ابوالحسین محمد بن الحسین الآبری السجری الحافظ المتوفی ۳۶۳ھ اپنی کتاب مناقب الشافعی میں لکھتے ہیں :

وقد تواترت الاخبار واستفاضت بكثرة روايتها عن المصطفى صلى الله عليه وسلم في المهدي وانه من اهل بيته وانه يملك سبع سنين ويملا الارض عدلاً

وان عيسى عليه الصلوة والسلام يخرج فيساعده على قتل الدجال وانه يؤم هذه الامة وعيسى خلفه في طول من قصته وامره ، ، (تهذيب التهذيب ج ۹ ص ۱۴۴ فى ضمن ترجمه محمد بن خالد الجندى المؤذن) .

" امام مہدی سے متعلق مروی روایتیں اپنے راویوں کی کثرت کی بنا پر تواتر اور شہرت عام کے درجہ میں پہنچ گئی ہیں کہ وہ اہل بیت رسول سے ہوں گے ۔ سات سال تک دنیا میں حکومت کریں گے ۔ اپنے عدل وانصاف سے دنیا کو معمور کر دیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو کر قتل دجال میں ان کی مساعدت اور نصرت کریں گے اور اس امت میں مہدی ہی کی امامت میں عیسیٰ علیہ السلام ایک نماز ادا کریں گے وغیرہ ، طویل واقعات ان کے سلسلے میں احادیث میں بیان ہوئے ہیں ۔

حافظ آبری کے اس قول کو حافظ ابن القیم نے المنار المنیف میں اور شیخ محمد بن احمد سفارینی نے اپنی مشہور کتاب لوامع الانوار البہیہ میں علامہ مرعی بن یوسف الکریمی کی کتاب فوائد الفکر کے حوالہ سے ذکر کیا ہے ۔ علاوہ ازیں امام القرطبی صاحب الجامع لاحکام القرآن نے بھی التذکرہ فی احوال الموتی و امور الآخرہ میں اسے نقل کیا ہے ۔

شیخ محمد البرزنجی المدنی المتوفی ۱۱۰۳ھ الاشاعة لاشراط الساعة ص ۱۱۲ پر لکھتے ہیں :

وقد علمت ان احادیث المہدی وخروجه آخر الزمان وانه من عترۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولد فاطمة رضی اللہ عنہا بلغت حد التواتر المعنوی فلا معنی لانکارها ، ،

" محقق طور پر معلوم ہے کہ مہدی سے متعلق احادیث کہ آخری زمانہ میں ان کا ظہور ہو گا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل اور فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں ہوں گے تواتر معنوی کی حد کو پہنچی ہوئی ہیں ۔ لہذا ان کے انکار کی کوئی وجہ اور بنیاد نہیں ہے ۔

امام سفارینی کا بیان ہے :

قد كثرت الاقوال فى المهدى حتى قيل لا مهدى الا عيسى والصواب الذى عليه اهل الحق ان المهدى غير عيسى وانه يخرج قبل نزول عيسى عليه السلام وقد كثرت بخروجه الروايات حتى بلغت حد التواتر المعنوى وشاع ذلك بين علماء السنه حتى عد من معتقداتهم (لوامع الانوار البهيه ج ۲ ص ۸۴)

حضرت مہدی کے بارے میں بہت سارے اقوال ہیں حتی کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہی مہدی ہیں اور صحیح بات جس پر اہل حق ہیں یہ ہے کہ مہدی کی شخصیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے الگ ہے ۔ ان کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے ہو گا ۔ ظہور مہدی سے متعلق روایات اتنی زیادہ ہیں کہ تواتر

معنوی کی حد کو پہنچ گئی ہیں اور علماء اہل سنت کے درمیان اس درجہ عام اور شائع ہو گئی ہیں کہ ظہور مہدی کو ماننا اہل سنت والجماعت کے عقائد میں شمار ہوتا ہے ۔

حضرت جابر ، حذیفہ ، ابوہریرہ ، ابوسعید خدری اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے منقول روایتوں کے ذکر اور نشان دہی کے بعد لکھتے ہیں:

وقد روى عمن ذكر من الصحابة وغير ما ذكر منهم رضى الله عنهم بروايات متعددة وعن التابعين من بعدهم ما يفيد مجموع العلم القطعى فالإيمان بخروج المهدى واجب كما هو مقرر عند اهل العلم ومدون فى عقائد اهل السنة والجماعة (ايضاً ص ۴)

اوپر مذکور حضرات صحابہ اور ان کے علاوہ دیگر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کے بعد تابعین سے اتنی روایتیں مروی ہیں کہ ان سے علم قطعی حاصل ہو جاتا ہے ۔ لہذا ظہور مہدی پر ایمان لانا واجب ہے جیسا کہ یہ امر اہل علم کے نزدیک ثابت شدہ ہے اور اہل سنت اور جماعت کے عقائد میں مدون و مرتب ہے ۔

یہی بات شیخ ابو محمد الحسن بن علی البرہاری الحنبلی المتوفی ۳۲۹ھ نے بھی اپنے عقیدہ میں لکھی ہے عقیدۃ البرہاری کو ابن ابی یعلیٰ نے طبقات الحنابلہ میں شیخ البرہاری کے ترجمہ میں مکمل نقل کر دیا ہے ۔

نواب صدیق حسن خان قنوجی بھوپالی المتوفی ۱۳۰۷ھ اپنی تالیف الاذاعة لما كان ويكون بين يدى الساعة میں صراحت کرتے ہیں:

”والاحاديث الواردة فى المهدى على اختلاف رواياتها كثيرة جدا تبلغ حد التواتر وهى فى السنن وغيرها من دواوين الاسلام من المعاجم والمسانيد“

امام مہدی سے متعلق احادیث مختلف روایتوں کے ساتھ بہت زیادہ ہیں جو حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں یہ حدیثیں سنن کے علاوہ معاجم ، مسانید وغیرہ اسلامی دفتروں میں موجود ہیں ۔

اسی کتاب کے صفحہ ۷ پر لکھتے ہیں :

اقول لا شک ان المہدی یرج فی آخر الزمان من غیر تعیین لشہر و عام لما تواتر من الاخبار فی الباب واتفق علیہ جمہور الامۃ خلفا عن سلف الا من لا یعتد بخلافہ“

میں کہتا ہوں اس بات میں ادنیٰ شک نہیں ہے کہ آخری زمانہ میں ماہ و سال کی تعیین کے بغیر امام

مہدی کا ظہور ہوگا کیوں کہ اس باب میں احادیث متواتر ہیں اور سلف سے خلف تک جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے۔ البتہ بعض ایسے لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے جن کے اختلاف کا اہل علم کے نزدیک کوئی اعتبار نہیں ہے۔

علامہ محمد بن جعفر الکتانی المتوفی ۱۳۴۵ھ اپنی مشہور تصنیف نظم المتناثر من الحدیث المتواتر میں رقم طراز ہیں :

وتتبع ابن خلدون فی مقدمته طرق احادیث خروجه مستوعبا علی حسب وسعه فلم تسلم له من علة لكن ردوا علیه بان الاحادیث الواردة فيه علی اختلاف روايتها كثيرة جدا تبلغ حد التواتر وهی عند احمد والترمذی وابی داؤد وابن ماجه والحاكم والطبرانی وابی یعلی الموصلی والبزار وغيرهم من دواوين الاسلام من السنن والمعاجم والمسانید واسندوها الى جماعة من الصحابة فانكارها مع ذلك مما لا ينبغي ، (ص ۱۴۵)

مشہور فیلسوف مؤرخ علامہ ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں اپنی وسعت علمی کے مطابق جملہ طرق احادیث کی تخریج کے استیعاب کی کوشش کی ہے اور نتیجتاً ان کے نزدیک کوئی حدیث علت سے خالی نہیں ہے۔ لیکن محدثین نے علامہ ابن خلدون کے اس خیال کو رد کر دیا ہے کیونکہ امام مہدی کے بارے میں وارد احادیث اپنے راویوں کے مختلف ہونے کے باوجود بہت زیادہ ہیں جو حد تواتر کو پہنچ گئی ہیں جنہیں امام احمد بن حنبل، امام ابو داؤد، امام ابن ماجہ، امام حاکم، امام طبرانی، امام ابو یعلی موصلی امام بزار وغیرہ نے دواوین اسلام یعنی سنن، معاجم، مسانید میں روایت کی ہیں اور ان احادیث کو صحابہ کی ایک جماعت کی جانب منسوب کیا ہے۔ لہذا ان امور کے ہوتے ہوئے ان کا انکار کسی طرح مناسب و درست نہیں ہے۔

امام مہدی سے متعلق جن حضرات صحابہ سے حدیثیں منقول ہیں ان میں حسبِ ذیل اکابر صحابہ رضوان اللہ علیہم شامل ہیں :- خلیفہ راشد حضرت عثمان غنی، خلیفہ راشد حضرت علی مرتضیٰ، طلحہ بن عبید اللہ، عبدالرحمن بن عوف، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن عباس، ام المومنین ام سلمہ، ام المومنین ام حبیبہ، ابوہریرہ، ابوسعید خدری، جابر بن عبداللہ، انس بن مالک، عمران بن حصین، حذیفہ بن یمان، عمار بن یاسر، جابر بن ماجد صدفی، ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عوف بن مالک رضی اللہ عنہم اجمعین۔

علامہ ابن خلدون اگرچہ فنِ تاریخ اور علم الاجتماع میں بلند مقام و مرتبہ کے مالک ہیں لیکن محدث نہیں تھے۔ اس لئے اس باب میں ان کی بات علمائے حدیث اور اربابِ جرح و تعدیل کے مقابلہ میں لائقِ قبول نہیں ہے۔ چنانچہ علامہ محمد بن جعفر الکتانی مزید لکھتے ہیں:

ولولا مخافة التطويل لاوردت ههنا ما وقفت عليه من احاديثه لاني رايت الكثير من الناس في هذا الوقت يتشككون في امره ويقولون ما ترى هل احاديثه قطعية ام لا وكثير منهم يقف مع كلام ابن خلدون ويعتمده . مع انه ليس من اهل هذا الميدان والحق الرجوع في كل فن لاربابه :

(نظم المتنائر من الحديث المتواتر ص ۱۴۴)

”اگر کتاب کے دراز ہو جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس موقع پر امام مہدی سے متعلق ان احادیث کو جمع کرتا جن کی مجھے واقفیت ہے۔ کیوں کہ اس وقت بہت سارے لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ انہیں امام مہدی کے امر میں تردد ہے اور اس سلسلے میں وہ یقینی معلومات کے متلاشی ہیں اور دیگر بہت سے لوگ ابن خلدون کے قول پر قائم اور اسی پر اعتماد کرتے ہیں جب کہ ابن خلدون اس میدان کے آدمی نہیں تھے۔ اور حق تو یہ ہے کہ ہر فن میں اس فن کے ماہرین کی جانب رجوع کیا جائے“

ان ساری تفصیلات سے یہ بات روز روشن کی طرح آشکارا ہو گئی کہ امام مہدی سے متعلق احادیث نہ صرف صحیح و ثابت ہیں بلکہ متواتر اور اپنے مدلول پر قطعی الدلالت ہیں جن پر ایمان لانا بحسب تصریح علامہ سفارینی واجب اور ضروری ہے۔ اسی بنا پر ظہور مہدی کا مسئلہ اہل سنت والجماعت کے عقائد میں شمار ہوتا ہے البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ یہ اسلام کے اہم ترین اور بنیادی عقائد میں داخل نہیں ہے مسئلہ کی اسی اہمیت کے پیش نظر ہر دور کے محدثین و اکابر علماء نے مسئلہ مہدی پر ضمناً و مستقلاً شرح و بسط کے ساتھ مدلل کلام کیا ہے جن میں سے بہت سی کتابوں کی نشاندہی خود علامہ ابن خلدون نے بھی مقدمہ میں کی ہے۔

اسی طرح علماء حدیث اور ماہرین نے اس مسئلہ سے متعلق ابن خلدون کے نظریہ کی پر زور تردید کی ہے اور اصول محدثین کی روشنی میں علامہ ابن خلدون کے ظاہر کردہ اشکالات کو دور کر کے ظہور مہدی کی حقیقت اور سچائی کو پورے طور پر واضح کر دیا ہے۔

علماء امت کی ان مساعی جمیلہ کے باوجود ہر دور میں ایک ایسا طبقہ موجود رہا ہے جو علامہ ابن خلدون کے بیان کردہ اشکالات سے متاثر ہو کر ظہور مہدی کے بارے میں شکوک و شبہات میں مبتلا رہا۔ اس لیے علمائے دین بھی اپنے اپنے عہد میں حسب ضرورت تحریر و تقریر کے ذریعہ اس مسئلہ کی وضاحت کرتے رہے۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ نے بھی اسی مقصد کے تحت یہ زیر نظر رسالہ مرتب کیا تھا۔ چنانچہ اپنے ابتدائیہ میں لکھتے ہیں :

انه قد جرى ببعض اندية العلم ذكر المهدى الموعود فانكر بعض الفضلاء الكاملين صحة الاحاديث الواردة فيه فأحببت ان اجمع الاحاديث

الصحيحه فى هذا الباب واترك الحسان والضعاف رجاء انتفاع الناس وتبليغ ما اتى به النبى عليه السلام وان لا يغتر الناس بكلام بعض المصنفين الذين لا الامام لهم بعلم الحديث كابن خلدون وغيره فانهم وان كانوا من المعتمدين فى التاريخ وامثاله ولا اعتداد لهم فى علم الحديث الغرض بعض مجالس علميه ميں مہدی موعود کا ذکر آیا تو کچھ ماہرین علم نے مہدی موعود سے متعلق وارد حدیثوں کی صحت سے انکار کیا تو مجھے یہ بات اچھی لگی کہ اس موضوع سے متعلق مروی حسن وضعیف روایتوں سے قطع نظر صحیح حدیثوں کو جمع کردوں تاکہ لوگ اس سے نفع اٹھائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تبلیغ بھی ہو جائے۔ نیز ان حدیثوں کے جمع وتدوین سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ بعض اُن مصنفین کے کلام سے لوگ دھوکا نہ کھا جائیں جنہیں علم حدیث سے لگاؤ نہیں ہے جیسے علامہ ابن خلدون وغیرہ یہ حضرات اگرچہ فن تاریخ میں معتمد ومستند ہیں لیکن علم حدیث میں ان کے قول کا اعتبار نہیں ہے۔“

حضرت شیخ الاسلام نے اپنے اس رسالہ میں بطور خاص اس بات کا التزام فرمایا ہے کہ جن صحیح احادیث پر علامہ ابن خلدون نے کلام کر کے ان کی صحت مشکوک ثابت کرنے کی کوشش کی تھی جرح وتعديل سے متعلق ائمہ حدیث کے مقرر کردہ اصول کی روشنی میں ان کی صحت وحجیت کو مدلل ومبرہن کر دیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ رسالہ ایک قیمتی دستاویز کی حیثیت کا حامل ہے۔ اور اس موضوع پر لکھی گئی ضخیم کتابوں سے بھی زیادہ مفید ہے۔

کچھ باتیں کتاب کے متعلق

آج سے دس گیارہ سال پہلے کی بات ہے کہ ایک دن بیٹھا ماہنامہ الرشید ساہیوال کا خصوصی شمارہ مدنی و اقبال نمبر دیکھ رہا تھا۔ اس میں حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کے غیر مطبوعہ مکاتیب کا ایک مختصر سا مجموعہ مرتبہ جناب محمد دین شوق صاحب بعنوان ”مکتوبات مدنیہ“ بھی شریک اشاعت ہے۔ (جسے بعد میں الگ سے پاکستان کے ایک مکتبہ نے شائع کر دیا ہے۔) اس مجموعہ کا تیسرا مکتوب جو ڈربن افریقہ کے کسی صاحب کے جواب میں ۲۲ صفر ۱۳۵۳ھ کو لکھا گیا ہے۔ اس میں امام مہدی آخر الزماں کے بارے میں حضرت شیخ الاسلام تحریر فرماتے ہیں۔

”حضرت امام مہدی قیامت سے پہلے بلکہ نزول عیسیٰ علیہ السلام اور خروج دجال اور فتنۂ یاجوج و ماجوج و دابۃ الارض و طلوع شمس من المغرب وغیرہ سے پہلے ظاہر ہوں گے۔ قیامت میں تو تمام انبیاء اور اولیاء کا اجتماع ہوگا۔ حضرت مہدی دنیا میں مذهب اسلام کی زندگی اور اس کی تقویت کے باعث ہوں گے۔ وہ اُس وقت ظہور فرمائیں گے جبکہ دُنیا ظلم و ستم سے بھر گئی ہوگی۔ اُن کی وجہ سے دُنیا عدل و انصاف دین و ایمان سے بھر جائے گی۔ ان کا اور ان کے باپ کا نام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور آپ کے والد ماجد کے نام کے مطابق ہوگا۔ صورت بھی آپ کی صورت کے مشابہ ہوگی آپ ہی کی اولاد ہوں گے۔ یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل میں سے :

مکہ مکرمہ میں ظاہر ہوں گے۔ اوّل جو جماعت ان کے ہاتھ پر بیعت کرے گی وہ تین سو تیرہ آدمی ہوں گے۔ حسب عدد اصحابِ بدر و اصحابِ طلوت۔ لوگوں میں یکبارگی انقلاب پیدا ہوگا۔ حجاز کی اصلاح کے بعد سیرہ اور فلسطین وغیرہ کی اصلاح کریں گے۔ دارالسلطنت

بیت المقدس ہوگا۔ ان کی حکومت پانچ یا سات یا نو برس ہوگی۔ اس بارہ میں صحیح روایتیں تقریباً چالیس میری نظر سے گزری ہیں اور حسن و ضعیف بہت زیادہ ہیں۔ ترمذی شریف، مستدرک حاکم، ابو داؤد مسلم شریف وغیرہ میں یہ روایات موجود ہیں۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر قیامت آنے میں صرف ایک دن باقی رہ جائے گا تب بھی اللہ تعالیٰ مہدی کو ضرور ظاہر کرے گا اور قیامت ان کے بعد لائے گا۔ لہذا اس میں بجز تسلیم کوئی چارہ نہیں۔ بہت سے جھوٹوں نے اب تک مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر کسی میں یہ علامتیں نہیں پائی گئیں جو مہدی موعود کے متعلق ذکر کی گئی ہیں۔

میں نے مالٹا جانے سے پہلے مدینہ منورہ کے کتب خانہ میں تلاش کر کے صحیح صحیح روایتیں جمع کی تھیں، مگر افسوس کہ وہ رسالہ روسی انقلاب میں جاتا رہا۔ اب میرے پاس وہ نہیں رہا اور جن لوگوں نے اس کو نقل کیا تھا وہ بھی وفات پا گئے اور رسالہ پھر نہ مل سکا۔

اس مکتوب سے پہلے نہ کسی سے سُنا تھا اور نہ ہی کسی تحریر میں دیکھا تھا کہ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کی اس موضوع پر کوئی تالیف ہے۔ اس لیے فطری طور پر اس نئے انکشاف پر بے حد مسرت ہوئی اور ساتھ ہی دل میں یہ خواہش بھی مچلنے لگی کہ اے کاش کسی طرح یہ قیمتی رسالہ دستیاب ہو جاتا تو اسے شائع کر دیا جاتا، لیکن حضرت کے اس آخری جملے سے کہ اب میرے پاس وہ نہیں رہا۔ - - اور رسالہ پھر مل نہ سکا“ ایک طرح کی مایوسی طاری ہو جاتی اسی بیم ورجا اور اُمید و نا اُمیدی کی ملی جلی کیفیت کے ساتھ اس دُر مکنون کی طلب و تحصیل کی تدبیریں سوچنے لگا۔ ایک دن اچانک دل میں یہ بات آئی کہ اس انقلاب میں حضرت کا سارا اثاثہ حکومت نے ضبط کر لیا تھا اس لیے ممکن ہے کہ اس ضبطی کے بعد آپ کی کتابیں اور دیگر کاغذات کسی سرکاری کتب خانے میں جمع کر دیے گئے ہوں۔ اس موہوم خیال نے دھیرے دھیرے جڑ پکڑ لیا اور نا اُمیدی پر اُمید کا غلبہ ہو گیا۔ بالآخر اس خیال کا اظہار اپنے لائقِ صد احترام اور

مشفق و مهربان رفیق بلکه بزرگ صاحبزاده محترم مولانا سید ارشد مدنی اعلیٰ اللہ مراتبہ سے کیا اور ان سے عرض کیا کہ حرمین شریفین کے سفر میں اہم سرکاری کتب خانوں میں پتہ لگائیں۔ ممکن ہے کہ یہ گمشده رسالہ مل جائے، چونکہ مولانا موصوف اس کے کئی سفر کر چکے تھے اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے کتب خانوں سے بخوبی واقف

کو حضرت شیخ قدس سرہ کے بعض تلامذہ کے ذریعہ یہ بات پہنچی تھی کہ دوران درس حضرت نے اس رسالہ کا تذکرہ فرمایا تھا اس لیے اس تراثِ علمی جس کے وہ سچے حقدار ہیں ان میں خود طلب و جستجو کی فکر تھی، چنانچہ حسب معمول عمرہ و زیارت کے لیے شعبان میں حرمین شریفین حاضر ہوئے تو اہل علم و خبر سے اس سلسلے میں معلومات کی مگر کہیں کوئی سراغ نہ مل سکا۔ دوسرے سال جب پھر جانا ہوا تو مزید معلومات حاصل کیں۔ وہاں مقیم بعض لوگوں نے نشاندہی کی کہ اگر یہ رسالہ ضائع نہیں ہوا ہے تو اندازہ ہے کہ مکتبۃ الحرم مکہ معظمہ میں ضرور ہوگا۔ مولانا موصوف مکتبۃ الحرم پہنچ گئے اور خدا کی قدرت مخطوطات کی فہرست میں یہ مل گیا اور خود شیخ الاسلام قدس سرہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا۔ چنانچہ اس کا فوٹو لے لیا۔ اس طرح تقریباً پون صدی کی گم نامی کے بعد یہ نادر و قیمتی علمی سرمایہ دوبارہ معرضِ وجود میں آگیا۔

حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کے مکتوب سے پتہ چلتا ہے کہ یہ رسالہ امام مہدی سے متعلق صحیح چالیس احادیث پر مشتمل تھا اور بعض لوگوں نے اس کی نقل بھی لی تھی۔ مگر دستیاب مخطوطہ میں کل ۳۷ احادیث ہیں پھر اس میں متعدد مقامات پر حک و فک بھی ہے۔ بعض جگہ سبقت قلمی سہو ہے اس لیے اندازہ یہ ہے کہ یہ مبیضہ کی بجائے اصل مسودہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مہدی موعود سے متعلق بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں بعض نہایت مفصل اور ضخیم بھی ہیں، لیکن یہ مختصر رسالہ اس اعتبار سے خاص اہمیت و افادیت کا حامل ہے کہ اس میں صرف صحیح احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ جب کہ دوسری کتابوں میں اس کا التزام نہیں ہے۔ علاوہ ازیں امام ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں مہدی موعود سے متعلق وارد احادیث پر جو ناقدانہ کلام کیا ہے جس سے متاثر ہو کر بہت سے اہل علم بھی مہدی موعود کے ظہور کے بارے میں منکر یا متردد ہیں حضرت شیخ نے علامہ ابن خلدون کے اٹھائے ہوئے سارے اعتراضات کا اسمائے رجال اور اصولِ محدثین کی روشنی میں جائزہ لے کر مدلل طور پر ثابت کر دیا ہے کہ ان کے یہ اعتراضات دُرست

نہیں ہیں اور بلا ریب رسالہ میں منقول احادیث صحیح و حُجّت ہیں۔ اس لیے یہ رسالہ بقامت کہتر و بقیمت بہتر کا صحیح مصداق ہے۔ احقر نے اپنی بضاعت و ہمت کے مطابق اس نادر و بیش بہا علمی تحفہ کو مفید سے مفید تر بنانے کی پوری کوشش کی ہے۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے جن کتب حدیث سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان کی جلد و صفءه کا حوالہ دے دیا ہے۔ اسی طرح رجالِ سند پر حضرت نے

جہاں جہاں کلام کیا ہے۔ اُس کا حوالہ نقل کر دیا ہے اور حسبِ ضرورت بعض رجال پر حضرت کے مختصر کلام کی تفصیل کر دی ہے۔ بعض احادیث کے بارے میں نشاندہی کر دی ہے کہ کن کن ائمہ حدیث نے ان کی تخریج کی ہے۔ غریب و مشکل الفاظ کی کتبِ لغت سے تشریح بھی نقل کر دی ہے۔ اسی کے ساتھ رسالہ کو مکمل تر بنانے کی غرض سے بطور تکملہ آخر میں چند احادیث صحیحہ کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ پھر اس قیمتی علمی سرمایہ کو مفید عام بنانے کی غرض سے تمام حدیثوں کا ترجمہ بھی کر دیا ہے۔ والحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات وصلى الله على النبي الكريم وعلى جميع اصحابه وبارك وسلم۔

حبیب الرحمن قاسمی خادم التدریس دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلِّهِ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، أَمَّا بَعْدُ، فَيَقُولُ أَحَقَرُ طَلَبَةِ الْعُلُومِ الدِّيْنِيَّةِ بِلَدَةِ سَيِّدِ الْأَنَامِ وَخَيْرِ الْبَرِيَّةِ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ أَلْفُ أَلْفِ صَلَاةٍ وَتَحِيَّةٍ، الرَّاجِي عَفْوَ رَبِّهِ الصَّمَدِ عَبْدُهُ الْمَدْعُوُّ بِحُسْنِ أَحْمَدُ غَفَرَ لَهُ وَلِوَالِدَيْهِ وَمَشَائِخِهِ الرَّءُوفُ الْأَحَدُ، إِنَّهُ قَدْ جَرَى بَعْضُ أُنْدِيَةِ الْعِلْمِ ذِكْرُ الْمَهْدِيِّ الْمَوْعُودِ فَانْكَرَ بَعْضُ الْفُضَلَاءِ الْكَامِلِينَ صِحَّةَ الْأَحَادِيثِ الْوَارِدَةِ فِيهِ فَاحْبَبْتُ أَنْ أَجْمَعَ الْأَحَادِيثَ الصَّحِيحَةَ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَتْرُكَ الْحِسَانَ وَالضَّعَافَ رَجَاءً انْتِفَاعِ النَّاسِ وَتَبْلِيغِ مَا آتَى بِهِ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَأَنْ لَا يَغْتَرَّ النَّاسُ بِكَلَامِ بَعْضِ الْمُصَنِّفِينَ الَّذِينَ لَا إِمَامَ لَهُمْ يَعْلَمُ الْحَدِيثَ كَابْنِ خَلْدُونِ (۱) وَغَيْرِهِ

حمد و صلوة کے بعد ----- تمام مخلوق کے سردار اور تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہستی (ان پر اللہ کی کروڑوں رحمتیں ہوں) کے شہر (مدینہ طیبہ) کے دینی طلباء میں سے سب حقیر بندہ جو اپنے بے نیاز پروردگار کی رحمت کا امیدوار ہے جسے حسین احمدؑ کہا جاتا ہے، خدائے مشفق و مہربان وحدہ لا شریک اُس کی اور اُس کے والدین کی مغفرت فرمائے۔ عرض رساں ہے کہ بعض مجالس علمیہ میں مہدی موعود کا ذکر آیا تو کچھ ماہرینِ علم نے مہدی موعود سے متعلق وارد حدیثوں کی صحت سے انکار کیا تو مجھے یہ بات اچھی لگی کہ اس موضوع سے متعلق مروی حسن و ضعیف روایتوں سے قطع نظر صحیح حدیثوں کو جمع کر دوں تاکہ لوگ اس سے نفع اُٹھائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تبلیغ بھی ہو جائے، نیز ان حدیثوں کی جمع و تدوین سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ بعض اُن مصنفین کے کلام سے لوگ دھوکا نہ کھا جائیں جنہیں علم حدیث سے لگاؤ نہیں ہے جیسے علامہ ابن خلدونؒ وغیرہ یہ حضرات اگرچہ فنِ تاریخ میں

(۱) قاضی القضاة عبد الرحمن بن محمد بن خلدون الأشبیلی الحضرمي المالکي المتوفى ۸۰۸ھ ولد في تونس سنة ۷۳۲ھ مؤرخ وفيلسوف ورجل سیاسی درس المنطق والفلسفة والفقه والتاریخ فعینه أبو عنان سلطان تونس ولی الكتابة ثم سافر إلى الأندلس فانتدبه ابن الأحمر صاحب غرناطة سفيراً إلى ملك قشتالة ثم رحل إلى مصر ودرس في الأزهر وتولى قضاء المالکية ولم يتزى بزى القضاة محتفظاً بزى بلاده وعزل و أعید وتوفى فجأة فی القاهرة کان فصیح المنطق جمیل الصورة عاقلاً

فَإِنَّهُمْ وَإِنْ كَانُوا مِنَ الْمُعْتَمِدِينَ فِي التَّارِيخِ وَأَمْثَالِهِ فَلَا اعْتِدَادَ لَهُمْ فِي عِلْمِ الْحَدِيثِ وَقَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ قَبْلَ ذَلِكَ الْإِنْكَارَ مِنْ بَعْضِ الْعَوَامِ أَيْضاً لَكِنْ لَمْ يَحْمِلْنِي إِنْكَارُهُمْ عَلَى الْجَمْعِ وَلَمَّا رَأَيْتُ فُضْلَاءَ الْأَوَانِ وَائِمَّةَ الزَّمَانِ يَتَرَدَّدُونَ فِيهِ شَمَرْتُ ذَيْلِي لِهَذَا الْمَقْصِدِ الْمُنِيفِ لَعَلَّهُ يَكُونُ ذَرِيعَةً لِإِزَالَةِ الْإِشْتِبَاهِ عَنْ هَذَا الدِّينِ الْمُنِيفِ وَعَلَى اللَّهِ التُّكْلَانُ . وَحَيْثُ إِنَّ بَعْضَ الْأَحَادِيثِ قَدْ تَكَفَّلَ بِهِ إِمَامٌ مِّنْ أَيْمَةِ الْحَدِيثِ أَتَيْتُ بِهِ بِغَيْرِ تَعَرُّضٍ لِرِجَالِهِ وَمَا لَمْ يَكُنْ كَذَلِكَ تَعَرَّضْتُ لِرِجَالِهِ فَمَنْ كَانَ مِنْ رِجَالِ الصَّحِيحَيْنِ اكْتَفَيْتُ بِذِكْرِ ذَلِكَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ كَذَلِكَ أَتَيْتُ بِالْفَاطِطِ التَّوْنِيقِ الَّتِي ذَكَرَهَا أَيْمَةُ الْجُرْحِ وَالتَّعْدِيلِ وَلَمَّا كَانَ الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ النَّيْسَابُورِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۱) يُرَمَى

معتمد اور مستند ہیں، لیکن علم حدیث میں ان کے قول کا اعتبار نہیں ہے۔ میں اس سے پہلے بھی بعض عوام سے مہدی موعود کے بارے میں مروی احادیث کا انکار سن رہا تھا، لیکن عوام کے انکار سے مجھے ان احادیث کے جمع کرنے کی رغبت نہیں ہوئی تھی، لیکن جب فضلاء وقت اور علماء زمانہ کو میں نے اس بارے میں متردد دیکھا تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اس بلند مقصد کے لیے میں تیار ہو گیا تاکہ یہ دین منیف سے شبہات کے دور کرنے کا ذریعہ بن جائے اور چونکہ کچھ احادیث تو ایسی ہیں جن کی ائمہ حدیث میں سے کسی نہ کسی امام نے ذمہ داری لی ہے اور کچھ ایسی نہیں ہیں، لہذا اگر مجھے کوئی ایسی حدیث ملی جسکی صحت کی کسی نہ کسی معتبر امام حدیث نے ذمہ داری لی ہے تو میں اُسے اُس کے رجال سے تعرض کیے بغیر ذکر کروں گا اور جو حدیث ایسی نہ ہوگی

صادق اللہجة طامحا للمراتب العالية اشتهر بكتابه "العبر وديوان المبتدأ والخبر في تاريخ العرب والعجم والبربر" في سبعة مجلدات أولها المقدمة وهي تعد من أصول علم الاجتماع ومن كتبه شرح البردة وكتاب في الحساب ورسالة في المنطق وشفاء السائل لتهذيب المسائل - وقد طعن ابن خلدون في أحاديث المهدى في مقدمته في الفصل الثاني والخمسين ولكن لا اعتداد بقوله في تصحيح حديث

وتضعيفه عند اهل الحديث لأنه ليس من رجال الحديث كما قال الشيخ رحمه الله وقال أيضا الشيخ أحمد شاكر في تخريجه الأحاديث لمسند الامام أحمد ج ٥ ص ١٩٧، أما ابن خلدون فقد قضا ما ليس به علم واقحم قحما لم يكن من رجالها (الاعلام للزركلي ج ٣ ص ٣٣٠ والمنجد في الاعلام ص ١٧٩)

(١) أبو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدوية الحاكم الضبي النيسابوري المعروف بابن البيع على وزن قيم صاحب التصانيف التي لم يسبق إلى مثلها كتاب الاكليل وكتاب المدخل اليه وتاريخ نيسابور وفضائل الشافعي والمستدرك على كتاب الصحيحين وغير ذلك توفي عام ٤٠٥ هـ وهو متساهل في الصحيح واتفق الحفاظ على أن تلميذه البيهقي أشد تحريا منه، (الرسالة المستطرفة (ر.ك)

بِالتَّسْهِيلِ فِي تَصْحِيحِ الْحَدِيثِ لَمْ أَكْتَفِ بِتَصْحِيحِهِ فَقَطْ بَلِ اعْتَمَدْتُ عَلَى تَلْخِيصِ صِحَاحِ الْمُسْتَدْرِكِ لِلدَّهَبِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (١) فَمَا جَرَحَ فِي صِحَّتِهِ تَرَكْتُهُ وَمَا قَبْلَهُ أَتَيْتُ بِهِ وَتَرَكْتُ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحَادِيثِ لِعَدَمِ الْإِطْلَاعِ عَلَى أَسَانِيدِهَا مِمَّا ذَكَرَهُ صَاحِبُ كَنْزِ الْعُمَالِ وَغَيْرِهِ (٢) وَاعْتَمَدْتُ فِي تَعْدِيلِ الرُّوَاةِ وَتَوْثِيقِهِمْ عَلَى تَهْذِيبِ التَّهْذِيبِ وَخُلَاصَةِ التَّهْذِيبِ، هَذَا وَعَلَى اللَّهِ الْإِعْتِمَادُ وَهُوَ حَسْبِي وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

تو میں اس کے رجال کے بارے میں بحث کروں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پھر اگر رجال صحیحین کے ہوں گے تو میں صرف صحیحین کے ذکر پر اکتفاء کروں گا اور جو رجال صحیحین کے نہ ہوں گے تو پھر میں أن الفاظ توثیق کو لاؤں گا جن کو ائمہ جرح و تعدیل نے ذکر کیا ہوگا۔ امام حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوری رحمہ اللہ پر چونکہ تصحیح احادیث میں تساہل کا الزام ہے اس لیے میں نے صرف ان کی تصحیح کو کافی نہیں سمجھا بلکہ امام ذہبی رحمہ اللہ کی مستدرک پر جو تلخیص ہے۔ اس پر اعتماد کیا ہے اور جس حدیث کی صحت پر امام ذہبیؒ نے جرح کی ہے میں نے اس کو چھوڑ دیا ہے اور جن احادیث کو انہوں نے قبول کیا ہے ان کو میں نے بھی ذکر کیا ہے اور میں نے بہت سی احادیث سند معلوم نہ ہونے کی بناء پر ترک کر دی ہیں۔ جن کو صاحب کنز العمال وغیرہ نے ذکر کیا ہے اور رُواة کی تعدیل و توثیق میں میں نے تهذيب التهذيب اور خلاصة التهذيب پر اعتماد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی مجھے کافی ہیں اور بہترین کارساز ہیں۔

(١) الحافظ شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان التركمانى الفاروقى الاصل الذهبى نسبة الى الذهب كما فى التبصير توفى بدمشق سنة ٧٤٨هـ قد لخص الذهبى المستدرک للحاکم وتعقب كثيرا منه بالضعف والنکارة او الوضع وقال فى بعض کلامه إن العلماء لا یعتدون بتصحيح الترمذی ولا الحاکم (أیضا ص ٢٠).

(٢) الشيخ علاء الدين على الشهير بالمتقى بن حسام الدين عبد الملك بن قاضى خان الشاذلى القادرى
الهندى ثم المدينى فالمكى فقيه من علماء الحديث أصله من جوفنور ومولده فى برهانفور من بلاد الدكن

بالهند علت مكانته عند السلطان محمود ملك غجرات وسكن فى المدينة ثم أقام بمكة مدة طويلة وتوفى بها سنة ۹۷۵هـ، له مصنفات فى الحديث وغيره منها كنز العمال فى سنن الأقوال والأفعال فى ثمانية اجزاء ومختصر كنز العمال ومنهج العمال فى سنن الاقوال (مخطوطة) الجمع بين الحكم القرآنية والحديثية (مخطوطة) قال العيدروسى مؤلفاته نحو مائة ما بين كبير وصغير وقد افرد عبد القادر بن أحمد الفاكهى مناقبه فى تأليف سماه القول النقى فى مناقب المتقى. الرسالة المستطرفة ص: ۱۴۹، الأعلام للزركلى ج ۴ ص ۳۰۹.

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو عِيسَى مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ سُورَةَ التِّرْمِذِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي جَامِعِهِ (۱)

• (۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ نَا أَبِي نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمٍ

بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرٍّ (۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَا تَذْهَبِ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ (۳) اسْمُهُ إِسْمِي ، ، إلخ ، وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (۴)

امام حافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی رحمہ اللہ اپنی کتاب ”جامع ترمذی“ میں فرماتے ہیں -

• (۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”دنیا اس وقت

تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ (میرے اہل بیت و آل اولاد) میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ ہو جائے جس کا نام میرے نام کے مطابق (یعنی محمد ہوگا) (مختصراً من جامع ترمذی)

• (۱) محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ السلمی البوغی الترمذی ابو عیسیٰ توفی سنۃ ۲۷۹ ھ من

أئمة علماء الحديث وحفاظه من اهل ترمذ (على نهر جيحون) تلمذ على البخاري وشاركه في بعض شيوخه وقام برحلات إلى خراسان والعراق والحجاز وعمى في آخر عمره وكان يضرب به المثل في الحفظ مات بـ ”ترمذ“ من تصانيفه الجامع الكبير المعروف باسم الترمذی فی الحديث مجلدان والشمائل النبوية والتأريخ والعلل فی الحديث (الاعلام ج ۲ ص ۳۲۲).

• (۲) زر فی المغنی زرُّ بکسر زای وشدة راء.

• (۳) یواطئ ای یوافق ویماثل.

• (۴) الترمذی ج ۲ ص ۴۷.

(۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلِيَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ إِسْمِي قَالَ عَاصِمٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمًا لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَلِيَّ . اهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (۱) وَقَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْقُشَيْرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى . (۳) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو نَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَامِرِيِّ عَنْ يُوسُفَ ابْنِ مَاهِكٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ (۲) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہو گا جس کا نام میرے نام کے موافق ہو گا ۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اُسی دن کو دراز کر دیں گے یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی) خلیفہ ہو جائے ۔ (ترمذی ج ۲ ص ۴۶) ان دونوں حدیث پاک کا حاصل یہ ہے اس مردِ اہل بیت کا قیامت کے آنے سے پہلے خلیفہ ہونا ضروری ہے ۔ اس کی خلافت کے بعد ہی قیامت آئے گی ۔

حضرت اُمّ المؤمنین (یعنی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) روایت کرتی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ زمانہ قریب میں مکہ معظمہ کے اندر ایک قوم پناہ گزیں ہو گی جو شوکت و حشمت اور افرادی (یا ہتھیاروں کی) طاقت سے تہی دست ہو گی ۔ اس سے جنگ کے لیے ایک لشکر (ملک شام سے) چلے گا ۔ یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکہ و مدینہ کے درمیان) ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا تو اُسی جگہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا

(۱) ایضا واخرجه الامام ابوداود فی سننه وسکت عنه والحافظ ابو بکر البیهقی فی باب ما جاء فی خروج المہدی ولہ شواہد صحیح عن علی . عند ابی داؤد وعن ابی سعید الخدری عند ابن ماجہ والحاکم واحمد. (۲) قال الدارقطنی ہی عائشة (شرح صحیح مسلم للامام للنووی ج ۲ ص ۳۸۸).

وَسَلَّمَ قَالَ سَيَعُوذُ بِهَذَا الْبَيْتِ يَعْزِي الْكَعْبَةَ قَوْمٌ لَيْسَ لَهُمْ مَنَعَةٌ (۱) وَلَا عَدَدٌ وَلَا عُدَّةٌ يُبْعَثُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتَّىٰ إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءِ (۲) مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ- قَالَ يُوسُفُ وَأَهْلُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ يَسِيرُونَ إِلَىٰ مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ أَمَ وَاللَّهِ مَا هُوَ بِهَذَا الْجَيْشِ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَىٰ عِنْدَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا قَالَتْ عَبَثَ (۳) رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَنَعْتَ شَيْئًا فِي مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ فَقَالَ الْعَجَبُ إِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي يُؤْمِنُونَ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَجَأَ بِالْبَيْتِ حَتَّىٰ إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت میں یوں مروی ہے کہ ایک مرتبہ نیند کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک میں (خلافِ معمول) حرکت ہوئی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج نیند میں آپ سے ایسا کام ہوا جسے آپ نے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا؟ اس سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا عجیب بات ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ گزین ایک قریشی (یعنی مہدی) سے جنگ کے ارادے سے میری اُمت کے کچھ لوگ آئیں گے اور جب مقامِ بیدا (یعنی مکہ و مدینہ کے درمیان واقع چٹیل بیابان) میں پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول ان میں تو بہت سے راہ گیر بھی ہوسکتے ہیں جو اتفاقاً راستہ میں ان کے ساتھ ہو گئے ہوں گے تو انہیں کس جرم میں دھنسا یا جائے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں ان میں کچھ باارادہ جنگ آنے والے ہوں گے، کچھ مجبور ہوں گے۔ (یعنی زبردستی انہیں ساتھ لے لیا جائے گا) اور کچھ راہ گیر ہوں گے۔ یہ سب کے سب اکٹھا دھنسا دیے جائیں گے۔ البتہ قیامت میں ان کا حشر ان کی نیتوں کے لحاظ سے ہوگا۔

مطلب یہ ہے کہ نزولِ عذاب کے وقت مجرمین کے ساتھ رننے والے بھی عذاب سے محفوظ

• (۱) منعة بفتح النون وكسرها ای ليس لهم من يحميهم ويمنعهم .

• (۲) البیداء کل ارض ملساء لا شئ بها .

• (۳) عبث قیل معناه اضطرب بجسمه وقیل حرك اطرافه کمن یاخذ شیئاً او یدفعه .

الطَّرِيقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ فِيهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ (۱) وَالْمَجْبُورُ وَابْنُ السَّبِيلِ يَهْلِكُونَ مَهْلَكًا وَاحِدًا وَ
يَصُدُّوْنَ مَصَادِرَ شَتَّى يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ . اه (۲)

(۴) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِرُحَيْمِرٍ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي
نَضْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ يُوشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يُجْبَى إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا
مُدٌّ (۳) . قُلْنَا مَنْ أَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّومِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْئَةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْثِي (۴) الْمَالَ حَثِيًّا وَلَا يَعُدُّهُ عَدًّا قَالَ قُلْتُ لِأَبِي نَضْرَةَ وَابْنِ الْعَلَاءِ أَتَرَيَانِ أَنَّهُ
عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَا لَا الْخ (۵)

نہیں ہوں گے ، بلکہ عذاب کی ہمہ گیری میں وہ بھی شامل ہوں گے ، البتہ قیامت کے دن سب کے
ساتھ معاملہ ان کی نیت و عمل کے مطابق ہوگا۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۸۸)

• (۴) ابو نضرہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہ کی خدمت میں تھے کہ انہوں نے
فرمایا

قریب ہے وہ وقت جب اہل شام کے پاس نہ دینار لائے جاسکیں گے اور نہ ہی مُدّ، ہم نے پوچھا یہ بندش
کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رومیوں کی طرف سے۔ پھر
تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ میری آخری اُمت میں
ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفہ مہدی) جو مال لپ بھر بھر دے گا، اور اسے شمار نہیں کرے گا۔

اس حدیث کے راوی الجریری کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شیخ) ابو نضرہ اور ابو العلاء سے دریافت
کیا۔ کیا آپ حضرات کی رائے میں حدیث پاک میں مذکور خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں؟ تو
اُن دونوں حضرات نے فرمایا نہیں یہ خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے علاوہ ہوں گے۔ (مسلم ج ۲

- (۱) المستبصر فهو المستبين لذلك القاصد له عمدا.
- (۲) صحيح مسلم ج ۲ ص ۳۸۸ وقد ذكر مسلم الحديث قبل هذه الرواية من رواية أم سلمة
- (۳) مدى مكيال في الشام ومصر يسع ۱۹ صاعا.
- (۴) يحثي حثيا وحثوا هو الحفن باليدین.
- (۵) صحيح مسلم ج ۲ ص ۳۹۵ وقال مسلم بعد هذه الرواية عن أبي سعيد الخدري نحوه.

قُلْتُ وَلَا يُقْلِقُكَ أَنَّكَ لَا تَجِدُ فِي شَيْءٍ مِّنْ هَذِهِ الرُّوَايَاتِ ذِكْرَ الْمَهْدِيِّ. إِنَّ الْأَحَادِيثَ الصَّحِيحَةَ الَّتِي سَيَاتِي ذِكْرُهَا تُصَرِّحُ أَنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ الْعَائِدَ بِالْبَيِّنَاتِ إِنَّمَا هُوَ الْمَهْدِيُّ وَكَذَلِكَ الْخَلِيفَةُ الَّذِي يَحْتَمِلُ الْمَالَ حَثِيًا هُوَ الْمَهْدِيُّ وَأَنَّ الْأَحَادِيثَ يُفَسِّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَمَا لَا يَخْفَى عَلَى مَنْ لَهُ نَوْعُ الْإِمَامِ بِالْحَدِيثِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

وَقَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ (۱) بُنِ الْأَشْعَثِ السَّجِسْتَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي سُنَنِهِ.

(۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُمْ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عِيَّاشٍ ح وَثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَنَا زَائِدَةُ ح ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَى عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ فِطْرِ الْمَعْنَى كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ قَالَ زَائِدَةُ لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَبْعَثَ رَجُلًا مِّنِّي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِي إِسْمُهُ إِسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ إِسْمَ أَبِي زَادَ فِي حَدِيثِ فِطْرِ

تنبیہ : اوپر مذکور ان احادیث میں اگرچہ صراحتاً خلیفہ مہدی کا ذکر نہیں ہے لیکن دیگر صحیح حدیثوں میں صاف طور پر مذکور ہے کہ کعبہ میں پناہ لینے والے خلیفہ مہدی ہی ہوں گے جن سے جنگ کرے لیے سفیانی کا لشکر شام سے چلے گا اور جب مقام بیداء میں پہنچے گا تو دھنسا دیا جائیگا اسی طرح صحیح احادیث میں یہ تصریح موجود ہے کہ بغیر شمار کیے لپ بھر بھر مال عطا کرنے والے خلیفہ مہدی ہی ہیں اس لیے بلا ریب ان مذکورہ حدیثوں میں خلیفہ مہدی کی طرف واضح اشارہ ہے اور یہ حدیثیں انہی سے متعلق ہیں۔

(۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا کا

(۱) الحافظ الحجة سليمان بن الاشعث بن اسحاق بن بشير الازدي السجستاني ابوداؤد امام اهل الحديث في زمانه اصله من سجستان رحل رحلة كبيرة وتوفي بالبصرة سنة ۲۷۵ هـ، له السنن في جزئين

وهو احد الكتب الستة جمع فيه ۴۸۰۰ حديثا فانتخبها من ۵۰۰۰۰۰ حديثا وله المراسيل الصغيرة فى الحديث وكتاب الزهد، مخطوطة فى خزانة القرويين بخط اندلسى والبعث والنشور مخطوطة رسالة وتسمية الاخوة مخطوطة رسالة: الاعلام ج ۳ ص ۱۲۲.

يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَقَالَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ لَا تَذْهَبُ أَوْلَا تَنْقُضِي الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِي اسْمُهُ اسْمِي قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَفْظُ عَمَرٍ وَأَبِي بَكْرٍ بِمَعْنَى سُفْيَانَ. (۱) قُلْتُ مَدَارُ هَذِهِ الرِّوَايَةِ عَلَى عَاصِمٍ (۲) بِنِ بَهْدَلَةَ الْمَعْرُوفِ بِابْنِ أَبِي النَّجُودِ أَحَدِ الْقُرَّاءِ السَّبْعَةِ أَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ رَحِمَهُمَا اللَّهُ تَعَالَى مَقْرُونًا وَالْأَرْبَعَةُ ، وَثَّقَهُ أَحْمَدُ وَالْعِجْلِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ وَأَبُو زُرْعَةَ وَأَمَّا زُرُّهُوَ ابْنُ حُبَيْشٍ الْأَسَدِيُّ الْكُوفِيُّ أَخْرَجَ لَهُ السَّيْتَةُ وَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الصَّحَابِيُّ الْفَقِيهُ الْمَعْرُوفُ فَعَلِمَ بِمَا ذُكِرَ أَنَّ الْحَدِيثَ صَحِيحٌ عَلَى شَرَطِهِمَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَاكِمُ فِي مُسْتَدْرَكِهِ مَا نَصَّهُ وَالْحَدِيثُ الْمُفَسَّرُ بِذَلِكَ الطَّرِيقِ وَطُرُقِ حَدِيثِ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ كُلُّهَا صَحِيحَةٌ أَيْ كُلُّ طَرِيقِهِ صَحِيحَةٌ عَلَى مَا أَصْلَتْهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ بِالْإِخْتِجَاجِ بِأَخْبَارِ عَاصِمٍ ابْنِ أَبِي النَّجُودِ إِذْ هُوَ إِمَامٌ مِّنْ أَيْمَةِ الْمُسْلِمِينَ (۳)

• (۶) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْقَاسِمِ

بْنِ أَبِي بَزَّةَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا يَوْمٌ لَّبَعَثَ اللَّهُ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَأُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ

صرف ایک دن باقی بچے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دراز فرما دیں گے تاکہ میرے اہل بیت سے ایک شخص کو پیدا فرمائیں جن کا نام اور ولدیت میرے نام اور ولدیت کے مطابق ہو گا۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ یعنی پوری دنیا میں عدل و انصاف اس کی حکمرانی ہوگی، جس طرح وہ اس سے پہلے، ظلم و زیادتی سے بھری ہوگی۔

(ابو داؤد ج ۲ ص ۵۸۸)

• (۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اگر زمانہ سے

ایک ہی

۰ (۱) سنن ابی داود اول کتاب المہدی ج ۲ ص ۵۸۸.

۰ (۲) عاصم بن بہدلہ راجع تہذیب التہذیب ج ۵ ص ۳۵ وخلاصہ التہذیب ص ۱۸۱ وزر بن

حبیش تہذیب التہذیب ج ۳ ص ۲۷۷.

۰ (۳) المستدرک کتاب الفتن والملاحم ج ۴ ص ۵۵۷ - وقال صاحب عون المعبود سکت عنه ابو

داود والمنذری وابن القیم ولہ شاهد صحیح من حدیث علی عند ابی داود ورواہ الترمذی کما مر وابن

ماجہ واحمد من حدیث ابی سعید الخدری هذا الحدیث صحیح بشواہدہ واللہ اعلم.

جَوْرًا إِنْخ (۱). أَقُولُ أَمَّا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَهُوَ عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَبْسِيُّ أَبُو الْحَسَنِ الْكُوفِيُّ الْحَافِظُ أَحَدُ الْأَعْلَامِ أَخْرَجَ لَهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ ابْنُ مَعِينٍ ثِقَةٌ أَمِينٌ (۲) وَأَمَّا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ فَهُوَ عَمْرُو بْنُ حَمَّادٍ بْنِ الزُّهَيْرِ التَّيْمِيُّ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ أَبُو نُعَيْمٍ الْكُوفِيُّ الْمَلَائِيُّ الْأَحْوَلُ الْحَافِظُ الْعَالِمُ قَالَ أَحْمَدُ ثِقَةٌ يَقْظَانُ عَارِفٌ بِالْحَدِيثِ وَقَالَ الْفَسَوِيُّ أَجْمَعَ أَصْحَابُنَا عَلَى أَنَّ أَبَا نُعَيْمٍ كَانَ غَايَةً فِي الْإِتْقَانِ أَخْرَجَ لَهُ السُّنَّةُ، وَأَمَّا فِطْرٌ فَهُوَ ابْنُ خَلِيفَةَ الْقُرَشِيِّ الْمَخْزُومِيُّ أَبُو بَكْرٍ الْخَيَّاطُ الْكُوفِيُّ أَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ وَالْأَرْبَعَةُ وَثَقَّهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَعِينٍ وَالْعَجَلِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ. أَمَّا الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَزَّةٍ وَأَمَّا أَبُو الطُّفَيْلِ فَهُوَ عَامِرُ بْنُ وَائِلَةَ الْكِنَانِيُّ اللَّيْثِيُّ أَحَدُ الصَّحَابَةِ وَآخِرُهُمْ وَفَاتَا عَلَى الْإِطْلَاقِ وَأَخْرَجَ لَهُ السُّنَّةُ وَالْحَاصِلُ أَنَّ الْحَدِيثَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى.

• (۷) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ الرَّقِّي ثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الْحَسَنُ

بْنُ عُمَرَ عَنْ زِيَادِ بْنِ بِيَانٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَهْدِيُّ مِنْ

دن باقی رہ جائے گا (جب بھی) اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے معمور کر دے گا جس طرح وہ اس سے قبل ظلم سے بھری ہو گی۔ ایضاً

• (۷) حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

فرماتے

ہوئے سنا کہ مہدی میری نسل اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا۔ (ابو داؤد ج ۲ ص ۵۸۸)

• (۱) سنن ابی داود ج ۲ ص ۵۸۸ .

• (۲) عثمان بن ابی شیبہ روى عنه الجماعة سوى الترمذی وسوى النسائی فروى فى اليوم واللييلة عن

زکریا بن یحیی السجزی عنہ ومسند علی عن ابی بکر المروزی عنہ - تہذیب التہذیب ج ۷ ص ۱۳۵ -
الفضل بن دکین ولد سنة ۱۳۰ھ ومات سنة ۲۱۸ روى عنه البخارى فاکثر راجع تہذیب التہذیب ج ۸
ص ۲۴۳ وخلاصة تذهیب ص ۳۰۸ - فطر بن خليفة القرشى المخزومی مولاهم ابو بکر الخياط الكوفی
قال العجلی کوفی ثقة حسن الحديث وكان فيه تشيع قليل وقال النسائی ليس به بأس وقال فى موضع
آخر ثقة، حافظ، کیس مات سنة ۱۵۳ھ روى له البخارى مقرونا وقال ابن سعد كان ثقة ان شاء الله ومن
الناس من يستضعفه وكان لا يدع احدا يكتب عنه وكان احمد بن حنبل يقول هو خشبی مفرط (ای من
الخشبية فرقة من الجهمية) قال الساجی وكان يقدم علیا علی عثمان وقال السعدی زائع غیر ثقة وقال
الدارقطنی فطر زائع ولم يحتج به البخارى وقال عدی له احادیث صالحة عند الكوفيين وهو متماسك
وارجوانه لا بأس به تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۲۷۰ وخلاصة تذهیب ص ۳۱۱.

عِترَتِي (١) . مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَ سَمِعْتُ أَبَا الْمَلِيحِ ثَنِيَّ عَلِيَّ بْنَ نُفَيْلٍ وَيُذَكِّرُ مِنْهُ سِلَاحًا (٢)

أَقُولُ أَمَّا أَحْمَدُ بْنُ (٣) إِبْرَاهِيمَ فَهُوَ أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ خَالِدِ الْمُوصِلِيِّ نَزِيلُ بَغْدَادَ كَتَبَ عَنْهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ وَقَالَ صَاحِبُ تَارِيخِ الْمُوصِلِ كَانَ ظَاهِرَ الصَّلَاحِ وَالْفَضْلِ وَذَكَرَهُ ابْنُ حَبَّانَ فِي الثَّقَاتِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْجُنَيْدِ عَنِ ابْنِ مَعِينٍ ثِقَةٌ صَدُوقٌ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ فِي تَفْسِيرِهِ وَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ (٤) بْنُ جَعْفَرِ الرَّقِيِّ فَهُوَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ غِيلَانَ الْأُمَوِيُّ وَثَقَّهُ أَبُو حَاتِمٍ أَخْرَجَ لَهُ السُّنَّةُ - وَأَمَّا أَبُو الْمَلِيحِ (٥) الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ فَهُوَ ابْنُ يَحْيَى الْفَزَارِيُّ أَبُو الْمَلِيحِ الرَّقِيُّ قَالَ أَحْمَدُ ثِقَةٌ ضَابِطُ الْحَدِيثِ صَدُوقٌ أَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ أَبُو زُرْعَةَ ثِقَةٌ وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ يُكْتَبُ حَدِيثُهُ وَذَكَرَهُ ابْنُ حَبَّانَ فِي الثَّقَاتِ وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ ثِقَةٌ وَقَالَ عُثْمَانُ الدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ مَعِينٍ ثِقَةٌ وَأَمَّا زِيَادُ بْنُ (٦) بِيَانٍ فَهُوَ الرَّقِيُّ

• (م) القاسم بن ابى بزة (بزة بفتح الموحدة وتشديد الزاى) المخزومى مولا هم وجده من فارس اسلم

على يد السائب بن صيفى وكان ثقة قليل الحديث وقال ابن حبان لم يسمع التفسير من مجاهد احد غير القاسم وكل من يروى عن مجاهد التفسير فانما اخذه من كتاب القاسم وذكر البخارى فى الاوسط بسنده مات سنة ١١٥ هـ تهذيب التهذيب ج ٨ ص ٢٧٨ وخلاصة تذهيب ص ٣١١.

• (م) وفى مشكوة المصابيح ج ٣ ص ٤٧٠ من عترتى من أولاد فاطمة.

• (١) عترتى قال الخطابى العترة ولد الرجل من صلبه وقد تكون العترة الاقرباء وبنى العمومة.

• (٢) سنن ابى داود اول كتاب المهدى ج ٢ ص ٥٨٨.

• (٣) أحمد بن ابراهيم بن خالد الموصلى تهذيب التهذيب ج ١ ص ٨.

• (۴) عبد اللہ بن جعفر بن غیلان ابو عبد الرحمن القرشی مولاہم قال ابن ابی خيثمة عن ابن معين

ثقة وقال النسائي ليس به بأس قبل أن يتغير وقال هلال بن العلاء ذهب بصره سنة (۱۶) وتغير سنة (۱۸) هـ ومات سنة ۲۲۰ هـ وقال ابن حبان في الثقات لم يكن اختلاطه فاحشا ربما خالف ووثقه العجلي تهذيب التهذيب ج ۵ ص ۱۵۱.

• (۵) ابو الملیح الحسن بن عمر الفزاری مولاہم اخرج له النسائي في اليوم والليلة = تهذيب التهذيب

ج ۲ ص ۲۶۷ وخلاصة التذهيب ص ۸۰.

• (۶) زياد بن بيان الرقي صدوق عابد من السادسة من رواة ابی داود وابن ماجه تقريب التهذيب ص

۸۳ وخلاصة التذهيب ص ۱۲۷ وقال البخاري في اسناده (اي زياد بن بيان) نظر وقال ابن عدی والبخاری انما أنكر من حديث زياد بن بيان هذا الحديث وهو معروف به والظاهر ان زياد بن بيان وهم في رفعه لكن هذا الحديث اسناده جيد لان زياد بن بيان صدوق عابد وعلى بن نفيل لا بأس به فليس للوهم وجود علما بان هناك أحاديث أخرى تشهد له.

الْعَابِدُ قَالَ الْبُخَارِيُّ قَالَ عَبْدُ الْغَفَّارِ ثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ بَيَانَ وَذَكَرَ فَضْلَهُ وَقَالَ النَّسَائِيُّ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثَّقَاتِ وَقَالَ كَانَ شَيْخًا صَالِحًا. وَأَمَّا عَلِيُّ (۱) بْنُ نُفَيْلٍ فَهُوَ ابْنُ نُفَيْلِ بْنِ ذِرَاعِ النَّهْدِيِّ أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَزَرِيُّ الْحَرَّانِيُّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ سَمِعْتُ أَبَا الْمَلِيحِ الرَّقِّيَّ يُثْنِي عَلَى ابْنِ نُفَيْلٍ وَيَذْكُرُ مِنْهُ صَاحِبًا وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ لَأَبَاسٌ بِهِ وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثَّقَاتِ وَذَكَرَهُ الْعُقَيْلِيُّ فِي كِتَابِهِ وَقَالَ لَا يُتَابَعُ عَلَى حَدِيثِهِ فِي الْمَهْدِيِّ وَلَا يُعْرَفُ إِلَّا بِهِ وَفِي الْمَهْدِيِّ حَدِيثٌ جَيِّدٌ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَأَمَّا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَهُوَ إِمَامٌ مَشْهُورٌ. فَالْحَدِيثُ صَحِيحٌ لَا ضَعْفَ فِيهِ وَأَمَّا قَوْلُ الْعُقَيْلِيِّ أَنَّهُ لَا يُتَابَعُ عَلَى حَدِيثِهِ فِي الْمَهْدِيِّ فَلَا يَضُرُّ فِي صِحَّةِ الْحَدِيثِ إِذْ لَا يُشْتَرَطُ فِي صِحَّتِهِ وَجُودُ الْمُتَابَعِ - وَتَبَيَّنَ مِنْ قَوْلِ الْعُقَيْلِيِّ أَنَّ الْأَحَادِيثَ الصَّحِيحَةَ مَوْجُودَةٌ فِي الْمَهْدِيِّ -

الحديث (۸) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ تَمَّامٍ بْنُ بَزِيعٍ ثَنَا عَمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مَنِّي أَجْلَى (۲) الْجَبْهَةِ أَقْنَى (۳) الْأَنْفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَيَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ (۴) الخ (۴) -

أَقُولُ أَمَّا سَهْلُ (۵) بْنُ تَمَّامٍ بْنُ بَزِيعٍ فَهُوَ الطَّفَاوِيُّ السَّعْدِيُّ أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ قَالَ أَبُو زُرْعَةَ لَمْ يَكُنْ بِكَذَّابٍ رُبَّمَا وَهَمَ فِي الشَّيْءِ وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ شَيْخٌ وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثَّقَاتِ وَقَالَ

(۸): حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی مجھ سے ہوگا (یعنی میری نسل سے ہوگا) اس کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور ناک ستواں و بلند ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا، جس طرح پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مطلب یہ ہے کہ مہدی کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم و زیادتی کی حکمرانی ہوگی اور عدل و انصاف کا نام و نشان تک نہ ہوگا۔) ایضاً

(۱) علی بن نفیل - خلاصۃ التذہیب ص ۲۷۸ و تہذیب التہذیب ج ۷ ص ۳۴۲ والتقریب ص ۱۸۶ -

(۲) اجلی الجبهة: الذی انحسر الشعر عن جبهته۔

(۳) اقنى الأنف: الذی طول في أنفه ورقة في ارنبه مع حذب في وسطه۔

(۴) سنن أبی داؤد اول کتاب المهدی ج ۲ ص ۵۸۸ واخرجه الحافظ ابوبکر البیهقي في البعث والنشور۔

(۵) سهل بن تمام بن بزیع الطفاوي: تهذيب التهذيب ج ۴ ص ۲۱۷۔

مُخْطِئِي أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَمَّا عِمْرَانُ (١) الْقَطَّانُ فَهُوَ عِمْرَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَمِّيُّ أَبُو الْعَوَّامِ الْبَصْرِيُّ أَحَدُ الْعُلَمَاءِ وَأَثْنَى عَلَيْهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَوَثَّقَهُ عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَقَالَ أَحْمَدُ أَرَجُو أَنْ يَكُونَ صَالِحَ الْحَدِيثِ قَالَ فِي التَّقْرِيبِ صَدُوقٌ بِهِمْ وَرُمِيَ بِرَأْيِ الْخَوَارِجِ وَفِي تَهْذِيبِ التَّهْذِيبِ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ كَانَ ابْنُ مَهْدِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْهُ وَكَانَ يَحْيَى لَا يُحَدِّثُ عَنْهُ وَقَدْ ذَكَرَهُ يَحْيَى يَوْمًا فَأَحْسَنَ الثَّنَاءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الْأَجْرِيُّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ هُوَ مِنْ أَصْحَابِ الْحَسَنِ وَمَا سَمِعْتُ إِلَّا خَيْرًا وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ هُوَ مِمَّنْ يُكْتَبُ حَدِيثُهُ وَذَكَرَهُ ابْنُ حَبَّانَ فِي الثَّقَاتِ وَقَالَ السَّاجِيُّ صَدُوقٌ وَثَّقَهُ عَفَّانُ وَقَالَ الْعُقَيْلِيُّ مِنْ طَرِيقِ ابْنِ مَعِينٍ كَانَ يَرَى رَأْيَ الْخَوَارِجِ وَلَمْ يَكُنْ دَاعِيَةً وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ قَالَ الْبُخَارِيُّ صَدُوقٌ بِهِمْ وَقَالَ ابْنُ شَاهِينَ فِي الثَّقَاتِ كَانَ مِنْ أَخْصِ النَّاسِ بِقِتَادَةَ وَقَالَ الْعَجَلِيُّ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَدُوقٌ الْخ -

فَهَذِهِ أَقْوَالُ الْأَئِمَّةِ فِي تَعْدِيلِهِ وَقَدْ جَرَحَهُ قَوْمٌ بِجَرَحٍ مُبْهَمٍ فَقَالَ الدُّورِيُّ عَنْ ابْنِ مَعِينٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَقَالَ مَرَّةً لَيْسَ بِشَيْءٍ لَمْ يَرَوْهُ عَنْهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَهَذَا الْقَوْلُ مِنْ ابْنِ مَعِينٍ لَا يَضُرُّهُ فَإِنَّ الْجَرَحَ الْمُبْهَمَ لَا يَتَرَجَّحُ عَلَى التَّعْدِيلِ ، وَعَدَمُ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ لَا يَدُلُّ عَلَى مَجْرُوحِيَّتِهِ وَقَدْ نُقِلَ عَنْهُ حُسْنُ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ كَمَا تَقَدَّمَ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ مَرَّةً ضَعِيفٌ أَفْتَى فِي أَيَّامِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنِ بِفَتْوَى شَدِيدَةٍ فِيهَا سَفْكُ الدَّمَاءِ قَالَ وَقَدَّمَ أَبُو دَاوُدَ أَبَاهُ لَالِ الرَّاسِبِيِّ عَلَيْهِ تَقْدِيمًا شَدِيدًا وَقَالَ النَّسَائِيُّ ضَعِيفٌ الْخ وَهَذَا أَيْضًا جَرَحًا مُبْهَمًا لَا يُقَدَّمُ عَلَى تَعْدِيلِهِ وَقَدْ نَقَلْنَا عَنْ أَبِي دَاوُدَ أَنَّهُ قَالَ مَا سَمِعْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا مَا قَالَهُ أَبُو الْمِنْهَالِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ كَانَ حُرُورِيًّا كَانَ يَرَى السَّيْفَ عَلَى أَهْلِ الْقِبْلَةِ فَقَدْ انْتَقَدَهُ الْحَافِظُ الْعَسْقَلَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ حَيْثُ قَالَ قُلْتُ فِي قَوْلِهِ حُرُورِيًّا نَظَرٌ وَلَعَلَّهُ شَبَّهَهُ بِهِمْ قَدْ ذَكَرَ أَبُو يَعْلَى فِي مُسْنَدِهِ الْقِصَّةَ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ فِي تَرْجُمَةِ قِتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَفْظُهُ قَالَ يَزِيدُ كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنِ لَمَّا خَرَجَ يَطْلُبُ الْخِلَافَةَ اسْتَفْتَاهُ عَنْ شَيْءٍ فَأَفْتَاهُ بِفُتْيَا قُتِلَ بِمَارِجَانَ مَعَ إِبْرَاهِيمَ الْخ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ وَمُحَمَّدُ خَرَجَا عَلَى الْمَنْصُورِ فِي طَلَبِ الْخِلَافَةِ لِأَنَّ الْمَنْصُورَ كَانَ فِي زَمَنِ أُمِّيَّةَ بَايَعَ مُحَمَّدًا بِالْخِلَافَةِ فَلَمَّا زَالَتْ دَوْلَةُ بَنِي أُمِّيَّةَ وَوُلِيَ الْمَنْصُورُ الْخِلَافَةَ يَطْلُبُ مُحَمَّدًا فَفَرَّ فَالْحَ فِي طَلَبِهِ فَظَهَرَ بِالْمَدِينَةِ وَبَايَعَهُ قَوْمٌ وَأَرْسَلَ أَخَاهُ إِبْرَاهِيمَ إِلَى

الْبَصْرَةَ فَمَلَكَهَا وَبَايَعَهُ قَوْمٌ فَقَدِرَ أَنَّهَمَا قُتِلَا وَقُتِلَ مَعَهُمَا جَمَاعَةٌ كَثِيرَةٌ وَلَيْسَ هَؤُلَاءِ مِنَ الْحَرْوَرِيَّةِ فِي شَيْءٍ
الْخ كَلَامِ الْحَافِظِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى -

(۱) عَمْرَانُ الْقَطَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَمِيُّ الْبَصْرِيُّ أَبُو الْعَوَامِ تَهْذِيبُ التَّهْذِيبِ ج ۸ ص ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷
وَتَقْرِيبُ التَّهْذِيبِ ص ۱۹۷ وَخُلَاصَةُ التَّهْذِيبِ ص ۲۹۵ .

وُخْلَصَ الْكَلَامُ أَنَّ الْمُعَدِّلَيْنِ فِي شَانِ عِمْرَانَ أَكْثَرُ، ثَنَاءُهُمْ أَقْوَى وَأَمَّا الْجَارِحُونَ فَأَقْلُ وَجَرَحُهُمْ غَيْرُ مُعْتَدٍّ بِهِ وَمِنْ هُنَا نَرَى الْحَافِظَ ابْنَ حَجَرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي تَقْرِيبِهِ لَمْ يَذْهَبَ إِلَى جَرَحِهِ بَلِ اخْتَارَ تَعْدِيلَهُ وَتَوَثُّقَهُ حَيْثُ قَالَ صَدُوقٌ يَهُمُّ وَقَدْ صَحَّحَ الْحَاكِمُ رِوَايَاتِهِ وَإِنَّمَا أَطْنَبْنَا الْكَلَامَ فِيهِ لِأَنَّ الذَّهَبِيَّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى لَمْ يُسَلِّمْ تَصْحِيحَ الْحَاكِمِ لِرِوَايَاتٍ وَقَعَ فِيهَا ذِكْرُ عِمْرَانَ الْقُطَّانِ وَاسْتَنَدَ بِجَرَحِ بَعْضِ الْأَئِمَّةِ فِيهِ حَيْثُ قَالَ عِمْرَانُ الْقُطَّانُ جَرَحَ عَلَيْهِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْأَئِمَّةِ مَعَ أَنَّهُ، لَمْ يُوَازِنْ بَيْنَ جَرَحِهِ وَتَعْدِيلِهِ حَتَّى يَسْبُرَ الرَّاجِحُ حَسَبَ الْقَوَاعِدِ الْأُصُولِيَّةِ وَقَدْ أَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَالْأَرْبَعَةُ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ -

وَأَمَّا قِتَادَةُ (١) فَهُوَ ابْنُ دِعَامَةَ السَّدُوسِيُّ أَحَدُ الْأَئِمَّةِ الْمَعْرُوفِينَ أَخْرَجَ لَهُ السُّنَنُ.

وَأَمَّا أَبُو نَضْرَةَ (٢) فَهُوَ الْمُنْذِرُ بْنُ قِطْعَةَ الْعَبْدِيُّ الْعَوْقِيُّ أَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَ مُسْلِمٌ وَالْأَرْبَعَةُ وَثَّقَهُ ابْنُ مَعِينٍ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُو زُرْعَةَ وَابْنُ سَعْدٍ وَ حَاصِلُ الْكَلَامِ أَنَّ الْحَدِيثَ صَحِيحٌ لَا غُبَارَ عَلَيْهِ -

(١) قتادة بن دعامة: تهذيب التهذيب ج ٨ ص ٣١٥ وتقريب التهذيب ص ٢٠٨ وفي خلاصة التهذيب ص ٣١٥ أحد الأئمة الاعلام حافظ مدلس وقد احتج به أرباب الصحاح.

(٢) ابو نضرة المنذر بن مالك بن قطعة بضم قاف وفتح المهملة العبدى العوقى بفتح المهملة والواو ثم قاف البصرى ثقة من الثالثة مات سنة ثمان أو تسع مائة - تقريب التهذيب ص ٢٥٤ وفي تهذيب الكمال العوكة بطن من عبد القيس حاشية تهذيب التهذيب ج ١ ص ٢٦٨ - وفي خلاصة التهذيب ص ٣٨٧ قطعة بكسر القاف وسكون المهملة - قال ابن ابى حاتم سئل ابى عن ابى نضرة وعطية فقال ابو نضرة احب الى وقال ابن سعد ثقة كثير الحديث وليس كل احد يحتج به وأورده العقيلي فى الضعفاء ولم يذكر فيه قدحا لأحد - تهذيب التهذيب ج ١٠ ص ٢٦٨ و ٢٦٩،

(۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحِ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ صَاحِبٍ لَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيَخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَيُخَسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَاِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ (۱) الشَّامِ وَعَصَائِبُ (۲) أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُونَهُ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ أَخَوَالَهُ كُلِّبٌ فَيُبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيُظْهِرُونَ عَلَيْهِمْ وَذَلِكَ كُلِّبٌ وَالْخَبِيَّةُ لِمَنْ لَّمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كُلِّبٍ

۹-۱۰۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا ایک شخص (یعنی مہدی اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے نہ خلیفہ بنا دیں) مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی کے انہیں پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے اور انہیں (مکان) سے باہر نکال کر حجر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت (خلافت) کر لیں گے۔ (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو ملک شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان بیداء (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آکر آپ سے بیعت

(۱) الابدال: قوم من الصالحين لا تخلو الدنيا منهم، اذا مات واحد منهم ابدل الله تعالى مكانه بآخر والواحد بدل: مجمع البحار ج ۱ ص ۸۱ - وقال الشيخ المحقق عبد الفتاح ابو غدة في تعليقه على "المنار المنيف" ص ۱۳۷ وقد خبطت مسألة الابدال في العصور المتأخرة كثيرا من العلماء فاطالوا الكلام فيها وافردوا بعضهم بالتأليف كما ترى السخاوي في المقاصد الحسنة قد اطلال فيها ص ۸ - ۱۰ وافردوا بجزء سماه "نظام الآل على الأبدال" وكذلك معاصره السيوطي اطلال فيها في "اللاكي المصنوعة ۳۳۰/۲

- ۳۳۲ ثم قال وقد جمعت طرق هذا الحديث كلها في تالیف مستقل فاغنى عن سوقها هنا وتأليفه هو الخبر الدال على وجود القطب والأوتاد والنجباء والأبدال وهو مطبوع في ضمن كتابه الحاوی للفتاوی، وساق ابن القيم هذا الخبر ص ۱۴۴ وصححه بينما هو فی ص-۱۳۶ قد عد احادیث الأبدال كلها من الأحادیث الباطلة وهذا التعميم خطأ والصواب ان معظمها باطل وليس كلها ولا سيما وقد صحح هو حديث منها (حاشية عقد الدرر ص ۱۳۹) . ←

فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُلْقِي الْإِسْلَامَ بِجِرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ فَيَلْبِثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يَتَوَفَّى وَيُصَلَّى عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِينَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ سَبْعَ سِنِينَ - (۱۰) ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ تِسْعَ سِنِينَ قَالَ غَيْرُ مُعَاذٍ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِينَ - (۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ أَبُو الْعَوَّامِ نَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مُعَاذٍ أَمُّ الْخ (۱)

أَقُولُ هَذَا الْحَدِيثُ بِالطَّرْقِ الثَّلَاثَةِ فِي غَايَةِ مَنِّ الْقُوَّةِ وَالصَّحَّةِ فَإِنَّ مُحَمَّدَ (۲) بْنَ الْمُثَنَّى هُوَ الْعَنْزِيُّ أَبُو مُوسَى الزَّهْرِيُّ الْبَصْرِيُّ الْحَافِظُ أَخْرَجَ لَهُ السُّنَّةُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حُجَّةً - وَأَمَّا مُعَاذُ (۳) بْنُ هِشَامٍ فَهُوَ الدَّسْتَوَائِيُّ الْبَصْرِيُّ نَزِيلُ الْيَمَنِ أَخْرَجَ لَهُ السُّنَّةُ ، وَأَمَّا أَبُوهُ فَهُوَ هِشَامُ (۴) بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

خلافت کریں گے۔ بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی ننہال قبیلہ کلب میں ہوگی خلیفہ مہدی اور اُن کے اعوان و انصار جنگ کے لیے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس محاذ اور لشکر پر غالب ہوں گے یہی (جنگ) کلب ہے اور خسارہ ہے اس شخص کے واسطے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو (اس فتح و کامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی خوب داد و دہش کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا (یعنی دُنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج و غلبہ ہوگا) بحالتِ خلافت، مہدی دُنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے نو سال رہ کر فوت ہو جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔ (ابو داؤد ج ۲ ص ۵۸۹)

(۲) الْعَصَائِبُ جَمْعُ عَصَابَةٍ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ مِنَ النَّاسِ مِنَ الْعَشْرَةِ إِلَى الْأَرْبَعِينَ لَا وَاحِدَ لَهَا مِنْ لَفْظِهَا وَقِيلَ أَرِيدَ جَمَاعَةً مِنَ الزَّهَادِ سَمَاهُمُ الْعَصَائِبُ (النهاية) جَرَانُ : بَاطِنُ الْعُنُقِ وَمَعْنَاهُ قَرَارُهُ وَاسْتِقَامُ كَمَا أَنَّ

البعير اذا برك واستراح مد عنقه على الأرض. (۱) سنن ابی داؤد كتاب المهدى ج ۲ ص ۵۸۹. (۲)
محمد بن المثنى بن عبید بن قيس العنزى بفتح العين والنون خلاصة التذهيب ص ۲۵۷.

بْنِ سَنَبَرٍ الدَّسْتَوَائِيِّ أَبُو بَكْرٍ بْنُ الْبَصْرِيِّ أَخْرَجَ لَهُ السُّنَّةُ وَأَمَّا قَتَادَةُ فَهُوَ ابْنُ دِعَامَةَ السَّدُوسِيِّ أَبُو الْخَطَّابِ الْبَصْرِيُّ الْأَكْمَهُ أَحَدُ الْأَيْمَةِ الْأَعْلَامِ أَخْرَجَ لَهُ السُّنَّةُ - وَأَمَّا صَالِحُ (۱) أَبُو الْخَلِيلِ فَهُوَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ الضَّبْعِيِّ أَبُو الْخَلِيلِ الْبَصْرِيُّ أَخْرَجَ لَهُ السُّنَّةُ وَأَمَّا صَاحِبُهُ فَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، وَقَدْ صَرَّحَ بِهِ فِي الرَّوَايَةِ إِحْدَى عَشَرَ وَنَصَّ عَلَيْهِ فِي كُتُبِ الرِّجَالِ وَهَذَا عَبْدُ اللَّهِ (۲) بْنُ الْحَارِثِ مِنْ أَوْلَادِ الصَّحَابَةِ حَكَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَ لَهُ السُّنَّةُ وَثَّقَهُ ابْنُ مَعِينٍ وَغَيْرُهُ فَالْحَدِيثُ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَالْأَرْبَعَةِ فِي غَايَةِ مَنْ الْجُودَةِ وَالصَّحَّةِ وَهَكَذَا الطَّرِيقَانِ اللَّذَانِ بَعْدَهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

ضروری وضاحت

”ابدال“ بدل کی جمع ہے۔ ابدال اولیائے کرام کی اس جماعت کو کہتے ہیں جن کا بدل اللہ تعالیٰ پیدا کرتا رہتا ہے۔ دنیا ان کے وجود سے کبھی خالی نہیں ہوتی، ایک کی وفات ہوتی ہے اور دوسرا اُس کی جگہ آجاتا ہے۔ تبادلہ کے اسی غیر منقطع سلسلہ کی بناء پر انہیں ابدال کہا جاتا ہے۔ ابدال کے بارے میں امام سخاویؒ نے ”مقاصدِ حسنہ“ میں طویل کلام کیا ہے۔ اسی طرح امام سیوطیؒ نے اللاکلی المصنوعہ میں مبسوط بحث کی ہے۔ علاوہ ازیں ایک مستقل رسالہ بھی اس موضوع پر لکھا ہے جو ان کے فتاویٰ الحاوی میں شامل ہے۔ ابدال سے متعلق اگرچہ اکثر روایتیں غیر معتبر اور بے اصل ہیں، لیکن بلاشبہ بعض روایتیں صحیح بھی ہیں چنانچہ پیش نظر روایت صحیح ہے اور اس میں بصراحت ابدال کا ذکر موجود ہے۔ اس لیے جن لوگوں نے اس سلسلہ کی روایتوں کو سرے سے باطل قرار دے دیا ہے، ان کا قول صحت سے بعید ہے۔

(۳) معاذ بن هشام بن سنبر الدستوائی قال ابن معین صدوق ليس بحجة وقال ابن عدى له حديث كثير ربما يغلط وارجو انه صدوق خلاصة التذهيب ص ۳۸۰ وفي تقريب التهذيب ص ۲۴۸ صدوق ربما وهم من التاسعة مات سنة مائتين. (۴) هشام بن ابی عبد اللہ بن سنبر الدستوائی ابوبکر البصری کان یبیع الثیاب التی تجلب من دستواء فنسب إليها قال علی بن الجعد سمعت شعبة یقول کان هشام احفظ منی واعلم

عن قتادة وقال البزار الدستوائي احفظ من ابى هلال - تهذيب التهذيب ج ۱۱ ص ۴۰-۴۱. (۱) صالح ابو الخليل ابن ابى مريم الضبعى مولا هم وثقه ابن معين والنسائى، تقريب التهذيب ص ۱۱۲ وخلاصة التذهيب ص ۱۷۱. (۲) عبد الله بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب بن هاشم الهاشمى ابو محمد المدنى لقبه ببه قال ابن معين وابوزرعة والنسائى ثقة وقال ابن عبد البر فى الاستيعاب اجمعوا على انه ثقة وقال ابن حبان هو من فقهاء اهل المدينة - تهذيب التهذيب ج ۵ ص ۱۵۷ - ۱۵۸.

(۱۲) قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَ حَدَّثْتُ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشَبِّهُهُ (۱) فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشَبِّهُهُ فِي الْخُلُقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ يَمَلَاءِ الْأَرْضِ عَدْلًا إلخ (۲) أَقُولُ أَمَّا هَارُونُ (۳) بْنُ الْمُغِيرَةِ فَهُوَ الْبَجَلِيُّ أَبُو حَمْزَةَ الرَّازِيُّ قَالَ جَرِيرٌ لَا أَعْلَمُ بِهِذِهِ الْبَلَدَةَ أَصَحَّ حَدِيثًا مِنْهُ وَقَالَ النَّسَائِيُّ كَتَبَ عَنْهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَقَالَ صَدُوقٌ وَقَالَ الْآجُرِيُّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ هُوَ فِي الشَّيْعَةِ وَذَكَرَ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثَّقَاتِ وَقَالَ رُبَّمَا أَخْطَأَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ شَيْخٌ صَدُوقٌ ثِقَةٌ وَقَالَ السُّلَيْمَانِيُّ فِيهِ نَظَرٌ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَمَّا عَمْرُو بْنُ (۴) أَبِي قَيْسٍ فَهُوَ الرَّازِيُّ الْأَزْرَقِيُّ الْكُوفِيُّ نَزَلَ الرَّيَّ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمُقَرِّيُّ دَخَلَ الرَّازِيُّونَ عَلَى الثَّوْرِيِّ فَسَأَلُوهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ أَلَيْسَ عِنْدَكُمْ الْأَزْرَقُ يَعْنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ وَقَالَ الْآجُرِيُّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ فِي حَدِيثِهِ خَطَأٌ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ لَا بَأْسَ بِهِ وَذَكَرَ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثَّقَاتِ -

(۱۲) ابو اسحاق السبيعي روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے برخودار حضرت حسن کو دیکھتے ہوئے کہا میرا یہ بیٹا سیّد ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سیّد نامزد کیا ہے۔ اس کی اولاد میں ایک شخص پیدا ہوگا اس کا نام وہی ہوگا جو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ہے۔ (یعنی اس کا نام محمد ہوگا) سیرت و اخلاق میں (میرے بیٹے) حسن کے مشابہ ہوگا اور شکل و صورت میں اس کے مشابہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا کہ یہ شخص زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔

(ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۹)

تنبیہ

يُشَبِّهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشَبِّهُهُ فِي الْخُلُقِ کا ترجمہ بعض حضرات نے یہ کیا ہے کہ وہ سیرت و اخلاق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے اور شکل و صورت

(۱) ای يشبه في السيرة ولا يشبه في الصورة. (۲) سنن ابی داود کتاب المہدی ج ۲ ص ۵۸۹ - قال المنذرى هذا حديث منقطع لان ابا اسحاق السبيعي في سننه رأى عليا رؤية - مختصر سنن ابی داود ۱۶۲/۶ تعليق عقد الدرر ۸۲. (۳) ہارون بن المغيرة بن حکیم البجلی الرازی ، تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۱۲. (۴) عمرو بن ابی قیس الرازی الأزرق، تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۸۲.

وقال ابن شاهين فالبزار في السنن فهو البجلي الرازي حفظ من الزهري عن ابن معين ليس السبيعي (۲) الْمُفَرِّ يَكُونُ الشَّيْبَانِي أَوْ هَذِهِ الطَّبَقَةُ وَلَمْ يَخْلُقْهُ ابْنُ دَاوُدَ بِهَارُو وَ

(۱۳) رسول اللہ صلی میں مشابہ نہیں ہو لیکن میرے نزدیک مہدی شکل و صورت مفعول کی ضمیر کا مر (۱۳) حضرت ام کے ایک شخص (مہ بیعت خلافت بیعت خلافت کی یہاں تک کہ یہ لڑ

(۱) شعيب بن (۲) هو السبيعي عمرو بن عبد الله شعبة وقد را هما

وَقَالَ ابْنُ شَاهِينَ فِي الثَّقَاتِ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَا بَأْسَ بِهِ كَانَ يَهُمُّ فِي الْحَدِيثِ قَلِيلًا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
الْبَزَّازِيُّ فِي السُّنَنِ مُسْتَقِيمُ الْحَدِيثِ أَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَالْأَرْبَعَةُ - وَأَمَّا شُعَيْبُ بْنُ خَالِدٍ (۱) فَهُوَ الْبَجَلِيُّ
الرَّازِيُّ كَانَ قَاضِي الْمَجُوسِ وَالذَّهَافِينَ وَعَنْبَسَهُ بْنُ سَعِيدٍ قَاضِي الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ حَفِظَ مِنْ
الرُّهْرِيِّ وَمَالِكٍ شَابًّا وَقَالَ النَّسَائِيُّ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثَّقَاتِ وَقَالَ الدُّورِيُّ عَنْ ابْنِ مَعِينٍ
لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَقَالَ الْعَجَلِيُّ رَازِيٌّ ثِقَةٌ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ - وَأَمَّا أَبُو إِسْحَقَ فَالظَّاهِرُ أَنَّهُ السَّيِّعِيُّ (۲) الْمَعْرُوفُ
بِالْعَدَالَةِ وَالْعِلْمِ أَحَدُ الْأَيْمَةِ الْأَعْلَامِ أَخْرَجَ لَهُ السُّنَّةُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَمَا أَنْ يَكُونَ الشَّيْبَانِيُّ أَوْ الْمَدَنِيُّ
وَكِلَاهُمَا مِنَ الثَّقَاتِ الْمُعْتَبَرِينَ أَخْرَجَ لَهُمَا السُّنَّةُ وَأَمَّا غَيْرُ هَؤُلَاءِ فَلْيَسُوا مِنْ هَذِهِ الطَّبَقَةِ وَلَمْ يُخْرِجْ أَبُو دَاوُدَ
حَدِيثَهُمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَالْحَاصِلُ أَنَّ الْحَدِيثَ صَحِيحٌ جَيِّدٌ إِسْنَادُهُ إِنْ ثَبَتَ لِقَاءُ أَبِي دَاوُدَ بِهَارُونَ وَإِلَّا
فَالْحَدِيثُ مُعَلَّقٌ يَصِحُّ الْإِحْتِجَاجُ بِهِ عَلَى رَأْيٍ مَنْ يَرَى الْإِرْسَالَ حُجَّةً -

وَقَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَاكِمُ فِي مُسْتَدْرَكِهِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى

ذَكَرَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِإِسْنَادِهِ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ (۱۳)

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ رَجُلًا مِّنْ أُمَّتِي بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ كَعِدَّةِ أَهْلِ

میں مشابہ نہیں ہوں گے۔ اس ترجمہ میں بِشَبْهِہ کی ضمیر مفعول کی نبی علیہ السلام کی جانب راجع
کیا ہے، لیکن میرے نزدیک یہ ترجمہ درست نہیں ہے کیونکہ ایک حدیث میں صراحت کے ساتھ
مذکور ہے کہ خلیفہ مہدی شکل و صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے۔ اس
لیے اس حدیث کے پیش نظر مفعول کی ضمیر کا مرجع بجائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
حضرت حسنؓ ہی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۰ (۱۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میری امت

کے ایک شخص (مہدی) سے رکن حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اہل بدر کی تعداد کے مثل (یعنی ۳۱۳) افراد بیعت خلافت کریں گے۔ بعد ازاں اس خلیفہ کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال آئیں گے، بیعت خلافت کی خبر مشہور ہو جانے پر، اس خلیفہ سے جنگ کے لیے ایک لشکر شام سے روانہ ہوگا یہاں تک کہ یہ لشکر جب مکہ مدینہ کے درمیان، بیداء میں پہنچے گا، زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا۔

۰ (۱) شعیب بن خالد البجلی الرازی، تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۳۰۸۔

۰ (۲) هو السیعی کما جزم به المنذری فی مختصر سنن ابی داود فهو اسحاق السیعی الکوفی هو

عمرو بن عبد اللہ بن عبید و يقال علی و يقال ابن ابی شجرة روى عن علی بن ابی طالب والمغيرة بن شعبة وقد رأهما وقيل لم يسمع منهما ، تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۵۶۔

بَدْرٍ فَيَأْتِيهِ عَصْبُ الْعِرَاقِ وَأَبْدَالُ الشَّامِ فَيَأْتِيهِمْ جَيْشٌ مِّنَ الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ ثُمَّ يَسِيرُ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِّن قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كُلُّهُمْ فِيهِزُّهُمْ اللَّهُ قَالَ وَكَانَ يُقَالُ إِنَّ الْخَائِبَ يَوْمَئِذٍ مِّنْ خَابٍ مِّنْ غَنِيمَةِ كُلِّ

(۱)

(۱۴) وَيَسْنَادُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَحْرُومُ مَن حُرِمَ غَنِيمَةَ كُلِّ وَلَوْ عَقْلًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُبَاعَنَّ نِسَاءَهُمْ عَلَى دَرَجٍ دِمَشْقَ حَتَّى تُرَدَّ الْمَرْأَةُ مِّنْ كَسْرِ يُوجَدُ بِسَاقِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ (۲)

اس کے بعد ایک قریشی النسل جس کی ننہال کلب میں ہوگی۔ (مراد سفیانی) چڑھائی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی شکست دے گا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت کہا جائے گا آج کے دن وہ شخص خسارے میں رہا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۳۱)

(۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ محروم وہ شخص ہے جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ اگرچہ ایک عقال ہی کیوں نہ ہو۔ اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے۔ بلاشبہ کلب کی عورتیں (بحیثیت لونڈی کے) دمشق کے راستے پر فروخت کی جائیں گی یہاں تک کہ ان میں سے ایک عورت پنڈلی ٹوٹی ہونے کی بناء پر واپس کر دی جائے گی۔

مطلب یہ ہے کہ جو شخص خلیفہ مہدی کے زیر قیادت سفیانی کے لشکر سے جس میں غالب اکثریت قبیلہ کلب کے سپاہیوں کی ہوگی جنگ نہیں کرے گا اور ان کے مال کو بطور غنیمت حاصل نہیں کر سکے گا۔ خواہ وہ مال مثل عقال کے معمولی قیمت ہی کا کیوں نہ ہو وہ دین و دنیا دونوں ہی کے اندر خسارہ میں رہے گا کہ جہاد کے ثواب سے بھی محروم رہا اور مال غنیمت بھی حاصل نہ کر سکا۔ بعد ازاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ مہدی کی کامیابی کی بشارت سنائی کہ ان

کا لشکر سفیانی کی فوج پر غالب ہوگا اور ان کی عورتوں کو جو غنیمت میں حاصل ہوں گی فروخت کرے گا۔

(۱)۔ المستدرک للحاکم مع تلخیص للذہبی ج ۴ ص ۴۳۱ ، وفی سندہ ابو العوام عمران القطان قال الذہبی ضعفہ غیر واحد وکان خارجیا وقال الہیثمی فی الصحیح طرف منہ ورواہ الطبرانی فی الکبیر والأوسط باختصار وفیہ عمران القطان وثقہ ابن حبان وضعفہ جماعة وبقیة رجالہ رجال

(۱۵) وَبِإِسْنَادِهِ إِلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْقُبَيْطِيَّةِ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ وَأَنَا مَعَهُمَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسَأَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخَسَفُ بِهِ وَكَانَ ذَلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَعُودُ عَائِذُ بِالْحَرَمِ فَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بِجَيْشٍ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَمْنُ يُخْرِجُ كَارِهَاً قَالَ يُخَسَفُ بِهِمْ مَعَهُمْ وَلَكِنَّهُ يُبْعَثُ عَلَى نَيْتِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثُمَّ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ عَائِذُ بِالْبَيْتِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا وَوَافَقَهُ الدَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۱)

(۱۶) وَبِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ قَالَ، لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ

(۱۵) عبید اللہ بن القبطیہ بیان کرتے ہیں کہ حارث بن ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے میں بھی ان دونوں حضرات کے ساتھ تھا۔ ان دونوں حضرات نے حضرت ام المؤمنین سے اس لشکر کے بارے میں پوچھا جو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب عبد الملک بن مروان بن الحکم نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر چڑھائی کی تھی۔ حضرت ام سلمہ نے ان کے جواب میں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک پناہ لینے والا حرم کعبہ میں پناہ گزیں ہوگا۔ تو اس پر ایک لشکر حملہ کر لے چلے گا اور جب مقام بیداء میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، بعض وہ لوگ جو مجبوراً ان کے ہمراہ ہو گئے ہوں گے (آخر وہ کس جرم میں) دھنسائے جائیں گے تو آپ نے فرمایا، یہ لوگ بھی ان کے ساتھ ہی دھنسا دیے جائیں گے۔ البتہ قیامت کے دن اُن کی نیت و ارادہ کے مطابق ان کا حشر ہوگا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تاکید کے دوبارہ فرمایا پناہ لینے والا پناہ لے گا۔

الصحيح (مجمع الزوائد باب ما جاء في المهدي) وعمران القطان ايضا ثقة ان شاء الله تعالى كما حققه الشيخ في رواية رقم ۹ مع هذا له شواهد قوية.

(۲) المستدرک مع التلخیص ج ۴ ص ۴۳۱ - ۴۳۲ وقال الذهبي في تلخيصه صحيح.

(۱) المستدرک مع التلخیص ج ۴ ص ۴۲۹.

مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي فَيْمَلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئْتُ ظُلْمًا وَجَوْرًا -
 قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۱)

(۱۷) وَيَسْنَدُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُ رِزْرَةَ يُحَدِّثُ أَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُبَايِعُ رَجُلٌ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَلَنْ يَسْتَحِلَّ هَذَا الْبَيْتَ إِلَّا أَهْلُهُ فَإِذَا اسْتَحْلَوْهُ فَلَا تَسْأَلُ عَنْ هَلَكَةِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَجِيئُ الْحَبَشَةُ فَتُخَرَّبُ خَرَابًا لَا يَعْمُرُ بَعْدَهُ أَبَدًا وَهُمْ الَّذِينَ يَسْتَخْرِجُونَ كَنْزَهُ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۲)

(۱۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دنیا کرے) روز و شب ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہو گا جس کا نام اور ولدیت میرے نام اور ولدیت کے مطابق ہو گی (یعنی اس کا نام محمد بن عبداللہ ہو گا) جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۲۸)

(۱۷) حضرت ابو ہریرہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص (مہدی) سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت (خلافت) کی جائے گی اور بیت اللہ کی حرمت وہیں کے لوگ پامال کریں گے اور جب یہ پامالی ہو گی تو اس وقت اہل عرب کی ہمہ گیر ہلاکت ہو گی۔ بعد ازاں حبشی قوم چڑھائی کرے گی اور کعبۃ اللہ کو بالکل ویران کر دے گی۔ اس ویرانی کے بعد یہ کبھی آباد نہ ہو گا۔ یہی حبشی اس کا (مدفون) خزانہ نکال کر لے جائیں گے۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۵۲)

- (۱) المستدرک مع التلخیص ج ۴ ص ۴۴۲ قال الامام الحاکم وانه لولى من هذا الحديث (الذى مر ذكره) ذكره فى هذا الموضع حديث سفیان الثورى وشعبة وزائدة وغيرهم من أئمة المسلمين عن عاصم

بن بهدلة عن زر بن حبيش عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لا تذهب الايام والليالى الخ وقال الذهبى عقبه صحيح.

(۲) ج ۴ ص ۴۵۲ - ۴۵۳ وفى سنده ابن ذئب عن سعيد بن سمعان وقال الذهبى بعد الموافقة ما خرج ابن سمعان شيئا وروى عنه ابن أبى ذئب ، وقد تكلم فيه ، وسعيد بن سمعان قال فيه النسائى ثقة وذكره ابن حبان فى الثقات وقال البرقانى الدارقطنى ثقة وقال الحاکم تابعى معروف وقال الازدى ضعيف اخرج له البخارى فى جزء القراءة من خلف الامام وابو داود والترمذى والنسائى تهذيب

وباسناده عن جابر بن عبد الله رضى الله عنهما قال يوشك أهل العراق

(۱۸)

لا يجيئ اليهم درهم ولا قفيز (۱) قالوا لم ذلك يا ابا عبد الله قال من قبل العجم يمنعون ذلك ثم سكت هنية ثم قال يوشك اهل الشام لا يجيئ اليهم دينار ولا مدى قالوا لم ذلك قال من قبل الروم يمنعون ذلك ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون في أمتي خليفة يحثي المال حثياً لا يعده عدداً ثم قال والذي نفسي بيده ليعودن الأمر كما بدأ ليعودن كل إيمان إلى المدينة كما بدأ بها حتى يكون كل إيمان بالمدينة ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يخرج رجل من المدينة رغبة عنها إلا أبدلها خيراً منه وليسمعن ناس برخص أسعار وريف (۲) فيتبعونه والمدينة خير لهم لو

• (۱۸) حضرت جابر بن عبد الله رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا وہ وقت قریب ہے

جب کہ

عراق والوں کے پاس روپے اور غلے آنے پر پابندی لگا دی جائے گی۔ حضرت جابر سے پوچھا گیا۔ یہ پابندی کن لوگوں کی جانب سے ہو گی؟ تو انہوں نے فرمایا عجمیوں کی جانب سے؟ پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا وہ وقت قریب ہے جبکہ اہل شام پر بھی یہ پابندی عائد کر دی جائے گی۔ پوچھا گیا یہ رکاوٹ کس کی جانب سے ہو گی؟ فرمایا اہل روم کی جانب سے۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفہ مہدی) جو لوگوں کو اموال لپ بھر بھر دے گا اور شمار نہیں کرے گا۔ نیز آپ نے فرمایا اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے یقیناً اسلام اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹے گا۔ یقیناً سارا ایمان مدینے کی طرف لوٹے گا جس طرح کہ ابتداء مدینہ سے ہوئی تھی۔ حتیٰ کہ ایمان صرف مدینہ میں ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا مدینہ سے جب بھی کوئی اس سے بے رغبتی کی بناء پر نکل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کو وہاں آباد کر دے گا۔ کچھ لوگ سنیں گے کہ فلاں جگہ ارزانی اور باغ وزراعت کی فراوانی

ہے تو مدینہ کو چھوڑ کر وہاں چلے جائیں گے۔ حالانکہ ان کے واسطے مدینہ ہی بہتر تھا۔ کاش کہ وہ لوگ اس بات کو جانتے۔

(مستدرک ج ۴ ص ۴۵۶)

التہذیب ج ۴ ص ۴۰ وقال الحافظ في
الازدي في تضعيفه من الثالثة وذكره الحا
تقریب ص ۲۳۸ مطبوعہ بیروت ۱۴۰۸ھ ثقة لم يصب
في فتح الباري ج ۳ ص ۴۶۱ مستشهدا به.

۰ (۱) القفیز مکیال معروف لاهل العراق
خمس کیلجات (شرح صحیح مسلم للنووی ج ۲ ص
(۳۸۸).

۰ (۲) الریف کل أرض فیہا زرع ونخل.

كَانُوا يَعْلَمُونَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهَذِهِ السِّيَاقَةِ وَوَافَقَهُ
الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۱)

(۱۹) وَيَسْنَدُهُ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْتُلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةَ كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيفَةٍ ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ
مَنْهُمْ ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيَقَاتِلُونَكُمْ قِتَالًا لَمْ يُقَاتِلْهُ قَوْمٌ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ
فَبَايِعُوهُ وَلَوْ حَبَوًّا عَلَى الثَّلَجِ فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيُّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ
وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۲)

(۱۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا -
تمہارے خزانہ کے پاس تین شخص جنگ کریں گے - یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے - پھر بھی یہ
خزانہ ان میں سے کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔ اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے
نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شدت کے ساتھ جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس
قدر شدید جنگ نہ کی ہوگی (راوی حدیث یعنی حضرت ثوبان کہتے ہیں) کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کوئی بات بیان فرمائی (جس کو یہ سمجھ نہ سکے) ابن ماجہ کی روایت میں اس جملہ
کی تصریح بایں الفاظ ہے - ثم یجئ خلیفۃ اللہ المہدی یعنی پھر اللہ کے خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔
پھر فرمایا کہ جب تم لوگ انہیں دیکھنا تو ان سے بیعت کر لینا اگرچہ اس بیعت کے لیے برف پر
گھسٹ کر آنا پڑے، بلاشبہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔

(مستدرک ج ۴ ص ۴۶۳)

ضروری وضاحت

حافظ ابن حجر فتح الباری شرح بخاری ج ۱۳ ص ۸۱ پر اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے
ہیں۔ اس حدیث مذکور میں خزانہ سے مراد اگر وہ خزانہ ہے جس کا ذکر حضرت ابوہریرہ کی حدیث

میں ان الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے ۔ "یوشک الفرات ان يحسر عن كنز من الذهب" قریب ہے کہ دریائے فرات (خشک ہو کر) سونے کا خزانہ ظاہر کر دیگا تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ واقعات ظہور مہدی کے وقت رونما ہوں گے۔

(۱) ج ۴ ص ۴۵۶ وسکت عنه الذهبي. (۲) ج ۴ ص ۴۶۳ - ۴۶۴

۰ (۲۰) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ السُّفْيَانِيُّ فِي عُمُقٍ دِمَشَقَ وَعَامَّةٍ مَنْ يَتَّبِعُهُ مِنْ كَلْبٍ فَيَقْتُلُ حَتَّى يَبْقَرَ بَطُونَ النَّسَاءِ وَيَقْتُلَ الصَّبِيَّانَ فَتَجْتَمِعُ لَهُمْ قَيْسٌ فَيَقْتُلُهَا حَتَّى لَا يَمْنَعَ ذَنْبٌ تَلْعَةً (۱) وَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فِي الْحَرَمِ فَيَنْلُغُ السُّفْيَانِيَّ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِ جُنْدًا مِنْ جُنْدِهِ يَهْزِمُهُمْ فَيَسِيرُ إِلَيْهِ السُّفْيَانِيُّ بِمَنْ مَعَهُ حَتَّى إِذَا صَارَ بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ فَلَا يَنْجُو مِنْهُمْ إِلَّا الْمُخْبِرُ عَنْهُمْ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۲)

۰ (۲۱) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمَهْدِيِّ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هِيَ هَاتِ ثُمَّ عَقَدَ بِيَدِهِ

۰ ۲۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دمشق کے

اطراف سے سفیانی نامی ایک شخص خروج کرے گا۔ جس کے عام پیرو کار قبیلہ کلب کے لوگ ہوں گے یہ جنگ کرے گا۔ یہاں تک کہ عورتوں کے پیٹ چاک کرے گا اور بچوں تک کو قتل کرے گا۔ اس کے مقابلہ کے لیے قبیلہ قیس کے لوگ مجتمع ہوں گے۔ سفیانی ان سے بھی جنگ کرے گا اور اس کثرت سے لوگوں کو قتل کرے گا کہ مقتولین سے کوئی وادی خالی نہ بچے گی (اسی دوران) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کا ظہور حرم میں ہوگا (مراد خلیفہ مہدی ہیں) سفیانی کو اس کی اطلاع پہنچے گی تو اپنا ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے بھیجے گا۔ اس کا لشکر شکست کھا جائے گا تو خود سفیانی اپنے ہمراہیوں کو لے کر چلے گا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیداء (یعنی مکہ و مدینہ کے درمیان واقع چٹیل میدان) میں پہنچے گا تو ان سب کو زمین دھنسا دیا جائے گا اور بجز ایک مخبر کے کوئی بچ نہ سکے گا۔ (مستدرک ج ۴ ص ۵۲۰)

۲۱۰ حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ محمد بن الحنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے کہا کہ وہ حضرت

علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے ان سے مہدی کے بارے میں پوچھا؟ تو حضرت نے بر بنائے

۰ (۱) ذنب تلعة- یرید کثرتہ وانہ لا یخلوا منہ موضع - والتلاع ہی مسیل الماء من علو الی

سفل جمع تلعة (مجمع البحار ج ۱ ص ۱۴۴ .

۰ (۲) ج ۴ ص ۵۲۰ .

سَبْعًا فَقَالَ ذَاكَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ اللَّهُ اللَّهُ قُتِلَ فَيَجْمَعُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ قَوْمًا قَزَعَ (۱) كَقَزَعِ السَّحَابِ يُؤَلِّفُ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لَا يَسْتَوْحِشُونَ إِلَى أَحَدٍ وَلَا يَفْرَحُونَ بِأَحَدٍ يَدْخُلُ فِيهِمْ عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرٍ لَمْ يَسْبِقْهُمْ الْأَوَّلُونَ وَلَا يُدْرِكُهُمُ الْآخِرُونَ وَعَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهْرَ قَالَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ أَتَرِيدُهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ هَذَيْنِ الْخَشَبَتَيْنِ قُلْتُ لَا جَرَمَ وَاللَّهِ لَا أَرِيْمُهُمَا (۲) حَتَّى أَمُوتَ فَمَاتَ بِهَا يَعْنِي بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَاكِمُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۳)

سات فرمایا اور پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ مہدی کا ظہور آخر زمانہ میں ہوگا (اور بے دینی کا اس قدر غلبہ ہوگا کہ) اللہ کے نام لینے والے کو قتل کر دیا جائے گا ظہورِ مہدی کے وقت، اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو اُن کے پاس اکٹھا کر دے گا، جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے اور اُن میں یگانگت والفت پیدا کر دے گا۔ یہ نہ تو کسی سے متوحش ہوں گے اور نہ کسی کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ ان کا باہمی ربط و ضبط سب کے ساتھ یکساں ہوگا) خلیفہ مہدی کے پاس اکٹھا ہونے والوں کی تعداد اصحابِ بدر (غزوہ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرام) کی تعداد کے مطابق (یعنی ۳۱۳) ہوگی۔ اس جماعت کو ایسی (خاص و جزوی) فضیلت حاصل ہو گی جو نہ اُن سے پہلے والوں کو حاصل ہوئی ہے نہ بعد والوں کو حاصل ہو گی۔ نیز اس جماعت کی تعداد اصحابِ طالوت کی تعداد کے برابر ہو گی۔ جنہوں نے طالوت کے ہمراہ نہر (اردن) کو عبور کیا تھا۔ حضرت ابو الطفیل کہتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے مجھ سے پوچھا کیا تم اس جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہو، میں نے کہا ہاں تو اُنہوں نے (کعبہ شریف کے) دو ستونوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ خلیفہ مہدی کا ظہور انہیں کے درمیان ہوگا۔ اس پر حضرت ابو الطفیل نے فرمایا ، بخدا میں ان سے تاحیات جدا نہ ہوں گا۔ (راوی حدیث کہتے ہیں) چنانچہ حضرت ابو الطفیل کی وفات مکہ معظمہ ہی میں ہوئی۔ (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۴)

- (۱) الْقَزَعُ: قَطْعُ السَّحَابِ الْمُتَفَرِّقَةُ (مجمع البحار ج ۳ ص ۱۴۲) (۲) لا اریمہما ای لا افارقہا (۳)
المستدرک مع التلخیص ج ۴ ص ۵۵۴.

۰ (۲۲) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَرْفُوعًا

لَا تُقَوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى تَمْلَأَ الْأَرْضُ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَعُدْوَانًا ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي مَنْ يَمْلَأُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا :
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۱)

۰ (۲۳) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا الْمَهْدِيُّ مِنَّا

أَهْلَ الْبَيْتِ أَشْمُ الْأَنْفِ (۲) أَقْنَى أَجَلَى يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا يَعِيشُ هَكَذَا
وَبَسْطَ يَسَارَهُ وَإِصْبَعَيْنِ مِنْ يَمِينِهِ الْمُسَبَّحَةِ وَالْإِبْهَامَ وَعَقَدَ ثَلَاثَةً - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَاكِمُ صَحِيحٌ عَلَى
شَرْطِ مُسْلِمٍ وَقَالَ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَفِيهِ عِمْرَانُ (الْقَطَّانُ) ضَعِيفٌ وَلَمْ يُخْرِجْ لَهُ مُسْلِمٌ (۳)

قُلْتُ قَدْ تَقَدَّمَ أَنَّ الْقَوْلَ الرَّاجِحَ فِيهِ أَنَّهُ لَيْسَ بِضَعِيفٍ وَمَادِحُوهُ أَكْثَرُ وَجَارِحُوهُ قَلِيلُونَ مَعَ كَوْنِ جَرَحِهِمْ غَيْرَ
مُسْلِمٍ وَمُبْهَمًا وَأَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيقًا وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

۰ ۲۲ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

قیامت قائم

نہیں ہوگی یہاں تک کہ زمین ظلم و جور اور سرکشی سے بھر جائے گی، بعد ازاں میرے اہل بیت سے
ایک شخص (مہدی) پیدا ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ خلیفہ
مہدی کے ظہور سے پہلے قیامت نہیں آئے گی)

(مستدرک ج ۴ ص ۵۵۷)

۰ ۲۳ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا مہدی

میری نسل سے ہوگا۔ اس کی ناک ستواں و بلند اور پیشانی روشن اور نورانی ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح (اس سے پہلے وہ) ظلم و زیادتی سے بھر گئی ہوگی اور انگلیوں پر شمار کر کے بتایا کہ وہ خلافت کے بعد) سات سال تک زندہ رہے گا

(مستدرک ج ۴ ص ۵۵۷)

۲۴۔ حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا تذکرہ

فرمایا اور اس میں فرمایا کہ) وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا۔ (ایضاً)

۰ (۱) ایضاً ج ۴ ص ۵۵۷، واخرجه الامام احمد فی مسند ابی سعید الخدری بسند صحیح رجالہ ثقات۔

۰ (۲) اشم الأنف، ارتفاع قصبۃ الأنف واستواء اعلاھا واشراف الارنبۃ قليلا (مجمع البحار ج ۲ ص ۲۱۴)

۰ (۳) ایضاً ج ۴ ص ۵۵۷۔

(۲۴) وَعِنْدَهُ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الرَّقِيِّ ثَنَا زِيَادُ بْنُ بَيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيَّ وَهُوَ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ-

سَكَتَ عَلَيْهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى مَعَ تَخْرِيجِهِ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَكَذَلِكَ سَكَتَ عَلَيْهِ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى مَعَ تَخْرِيجِهِ فِي تَلْخِصِ الْمُسْتَدْرَكِ وَقَدْ مَرَّ مِنَّا بَيَانُ رِجَالِ السَّنَدِ تَفْصِيلاً فِي رِوَايَاتِ أَبِي دَاوُدَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّ الرِّوَايَةَ صَحِيحَةٌ (۱) وَاللَّهُ أَعْلَمُ-

(۲۵) وَيَأْسَنَادُهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا يَخْرُجُ فِي الْخِرَاطَةِ الْمَهْدِيَّ يَسْقِيهِ اللَّهُ الْغَيْثَ وَيُخْرِجُ الْأَرْضَ نَبَاتَهَا وَيُعْطِي الْمَالَ صِحَاحًا (۲) وَتَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَتَعْظُمُ الْأُمَّةُ يَعِيشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا يَغْنَى حِجْبًا- وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۳)

(۲۶) وَيَأْسَنَادُهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمْلَأُ الْأَرْضُ جَوْرًا وَظُلْمًا فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ عِثْرَتِي فَيَمْلِكُ سَبْعًا أَوْ

۲۵۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری آخری امت میں مہدی پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس پر خوب بارش برسائے گا اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دے گا۔ اس کے زمانہ (خلافت) میں مویشیوں کی کثرت اور امت میں عظمت ہوگی وہ (خلافت کے بعد) سات سال یا آٹھ سال زندہ رہے گا۔ (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۸)

۲۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (آخری زمانہ میں) زمین جور و ظلم سے بھر جائے گی تو میری اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا اور

سات سال یا نو سال خلافت کرے گا اور (اپنے زمانہ خلافت میں) زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے وہ جور و ظلم سے بھر گئی ہوگی۔ (ایضاً)

(۱) ایضاً ج ۴ ص ۵۵۷.

(۲) ویعطی المال صحاحا ای یعطی اعطاء صحیحاً وسویا

(۳) ایضاً ج ۴ ص ۵۵۸.

تَسْعًا فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا وَقِسْطًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا (۱) - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَ أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي تَلْخِيصِهِ ثُمَّ سَكَتَ عَلَيْهِ (۲) -

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو الْعَبَّاسِ الْعَلَّامَةُ نُورُ الدِّينِ الْهَيْثَمِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ - (۳)

• (۲۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبَشَّرُكُمْ

بِالْمَهْدِيِّ يُبْعَثُ فِي أُمَّتِي عَلَى اخْتِلَافٍ مِّنَ النَّاسِ وَزَلْزَالٍ فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ يَقْسِمُ الْمَالَ صِحَاحًا . قَالَ لَهُ رَجُلٌ مَا صِحَاحًا؟ قَالَ بِالسَّوِيَّةِ بَيْنَ النَّاسِ وَيَمْلَأُ اللَّهُ قُلُوبَ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۷. حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

میں تمہیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں جو میری اُمت میں اختلاف و اضطراب کے زمانہ میں بھیجا جائے گا تو وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ زمین اور آسمان والے اس سے خوش ہوں گے۔ وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دے گا (یعنی اپنے داد و دہش میں وہ کسی کا امتیاز نہیں برتے گا) اللہ تعالیٰ اس کے دَورِ خلافت میں، میری اُمت کے دلوں کو استغناء و بے نیازی سے بھر دے گا۔ (اور بغیر امتیاز و ترجیح کے) اس کا انصاف سب کو عام ہوگا وہ اپنے منادی کو حکم دے گا کہ عام اعلان کر دے کہ جسے مال کی حاجت ہو وہ مہدی کے پاس آ

(۱) ایضاً ج ۴ ص ۵۵۸ .

(۲) وسکت عنه الذهبي مكثفيا بكلامه على الحديث الذي اخرجه الحاكم من طريق آخر قبل

هذا الموضوع بصفحة في ج ۴ ص ۵۵۷ ونقله الشيخ ايضاً تحت رقم ۲۲ والله اعلم.

(۳) هو العلامة الإمام الحافظ نور الدين علي بن ابي بكر بن سليمان ابو الحسن الهيثمي

المصرى القاهرى ولد سنة ۷۳۵هـ وتوفى سنة ۸۰۷هـ له كتب وتخاريج فى الحديث منها مجمع

الزوائد ومنبع الفوائد طبع فى عشرة اجزاء قال الكتانى وهو من انفع كتب الحديث بل لم يوجد مثله

كتاب ولا صنف نظيره فى هذا الباب وللسيوطى بغية الرائد فى الذيل على معجم الزوائد، لكنه لم يتم

وترتيب الثقات لابن حبان، (مخطوطة) وتقريب البغية فى ترتيب احاديث الحلية (مخطوطة)

وَسَلَّمَ غَنًى وَ يَسْعُهُمْ عَدْلُهُ حَتَّى يَأْمُرَ مُنَادِيًا فَيُنَادِي فَيَقُولُ : مَنْ لَهُ فِي الْمَالِ حَاجَةٌ؟ فَمَا يَقُومُ مِنَ النَّاسِ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ فَيَقُولُ : أَنَا فَيَقُولُ لَهُ ! ائْتِ السَّدَانَ يَعْنِي الْخَازِنَ فَقُلْ لَهُ إِنَّ الْمَهْدِيَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُعْطِيَنِي مَالًا فَيَقُولُ لَهُ اإِحْثِ فَيَحْثِي حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ فِي حِجْرِهِ وَانْتَزَرَهُ نَدِمَ فَيَقُولُ كُنْتُ أَجْشَعُ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسًا أَوْ عَجَزَ عَنِّي مَا وَسِعَهُمْ؟ قَالَ فَيَرُدُّهُ فَلَا يُقْبَلُ مِنْهُ فَيَقَالُ لَهُ إِنَّا لَا نَأْخُذُ شَيْئًا أَعْطَيْنَاهُ فَيَكُونُ كَذَلِكَ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ ثَمَانَ سِنِينَ أَوْ تِسْعَ سِنِينَ ثُمَّ لَا خَيْرَ فِي الْعَيْشِ بَعْدَهُ أَوْ قَالَ ثُمَّ لَا خَيْرَ فِي الْحَيَاةِ بَعْدَهُ قُلْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ غَيْرُهُ بِاخْتِصَارٍ كَثِيرٍ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادِيهِ وَ أَبُو يَعْلَى بِاخْتِصَارٍ كَثِيرٍ وَ رَجَالُهُمَا ثِقَاتٌ (۱)

(اس اعلان پر) مسلمانوں کی جماعت میں سے بجز ایک شخص کے کوئی بھی نہیں کھڑا ہوگا۔ مہدیؑ اس سے کہے گا ، خازن کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ مہدی نے مجھے مال دینے کا تمہیں حکم دیا ہے (یہ شخص خازن کے پاس پہنچے گا) تو خازن اس سے کہے گا اپنے دامن میں بھر لے چنانچہ وہ (حسب خواہش) دامن میں بھر لے گا اور خزانے سے باہر لائے گا تو اسے (اپنے اس عمل پر) ندامت ہوگی اور (اپنے دل میں کہے گا کیا) اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں سب سے بڑھ کر لالچی اور حریص میں ہی ہوں یا یوں کہے گا ۔ میرے ہی لیے وہ چیز ناکافی ہے جو دوسروں کے واسطے کافی و وفا ہے ۔ (اس ندامت پر) وہ مال واپس کرنا چاہے گا۔ مگر اس سے یہ مال قبول نہیں کیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا کہ ہم دے دینے کے بعد واپس نہیں لیتے ۔ مہدی عدل و انصاف اور داد و دہش کے ساتھ آٹھ یا نو سال زندہ رہے گا۔ اس کی وفات کے بعد زندگی میں کوئی خوبی نہیں ہوگی۔

ومجمع البحرين في زوائد المعجمين والمقصد العلى في زوائد أبى يعلى الموصلى (مخطوطة) وزوائد ابن ماجه على الكتب الخمسة (مخطوطة) وموارد الظمان إلى زوائد ابن حبان وغاية المقصد في زوائد

أحمد، والبحر الزخار فی زوائد مسند البزار، والبدر المنیر فی زوائد المعجم الکبیر، وبغیة الباحث عن زوائد مسند الحارث، الاعلام للزکلی ج ۴ ص ۲۶۶ والرسالة المستطرفة للکتانی ص ۱۴۰-۱۴۱.

(۱) مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۳.

(۲۸) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَيَأْتِي مَكَّةَ فَيَسْتَخْرِجُهُ النَّاسُ مِنْ بَيْتِهِ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَيَجْهَرُ إِلَيْهِ جَيْشٌ مِّنَ الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ فَيَأْتِيهِ عَصَائِبُ الْعِرَاقِ وَأَبْدَالُ الشَّامِ وَيَنْشُرُ رَجُلٌ بِالشَّامِ وَأَخْوَالُهُ مِنْ كُلِّ فَيَجْهَرُ إِلَيْهِ جَيْشٌ فَيَهْزِمُهُمُ اللَّهُ فَتَكُونُ الدَّائِرَةُ عَلَيْهِمْ فَذَلِكَ يَوْمُ كُلِّ الْخَائِبِ مَنْ خَابَ مِنْ غَنِيمَةِ كُلِّ فَيَفْتَحُ الْكُنُوزَ وَيَقْسِمُ الْأَمْوَالَ وَيُلْقِي الْإِسْلَامَ بِجَرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ فَيَعِيشُونَ بِذَلِكَ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ قَالَ تِسْعَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ (۱)

۲۸۔ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خلیفہ کی وفات پر اختلاف ہوگا۔ (یعنی اس کی جگہ دوسرے خلیفہ کے انتخاب پر یہ صورت حال دیکھ کر) خاندان بنی ہاشم کا ایک شخص (اس خیال سے کہیں لوگ میرے اوپر بار خلافت نہ ڈال دیں) مدینہ سے مکہ چلا جائے گا۔ کچھ لوگ اسے پہچان کر (کہ یہی مہدی ہیں) اسے گھر سے نکال کر باہر لائیں گے اور حجر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان زبردستی اس کے ہاتھ پر بیعت خلافت کر لیں گے (اس کی بیعت خلافت کی خبر سن کر ایک لشکر مقابلہ کے لیے) شام سے اس کی سمت روانہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیداء (مکہ و مدینہ کے درمیانی میدان) میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اس کے بعد اس کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال حاضر ہوں گے اور ایک شخص شام سے (سفیانی) نکلے گا جس کی ننہال قبیلہ کلب میں ہوگی اور اپنا لشکر خلیفہ مہدی کے مقابلہ کے لیے روانہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سفیانی کے لشکر کو شکست دے دے گا۔ یہی کلب کی جنگ ہے۔ وہ شخص خسارہ میں رہے گا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا پھر خلیفہ مہدی خزانوں کو کھول دیں گے اور خوب داد و دہش کریں گے اور اسلام

(۱) ایضا ج ۷ ص ۳۱۵ وحکاه ابن القيم في المنار المنيف ص ۱۴۴ وقال رواه الإمام احمد باللفظين و رواه ابو داؤد من وجه آخر عن قتادة عن ابى الخليل عن عبد الله بن الحارث عن ام سلمة نحوه (وقد مر تحت رقم ۱۱) و رواه ابو يعلى الموصلى فى مسنده من حديث قتادة عن صالح ابى الخليل عن صاحب له وربما قال صالح عن مجاهد عن ام سلمة والحديث حسن ومثله مما يجوز ان يقال فيه صحيح.

(۲۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيَّ قَالَ إِنْ قَصَرَ فَسَبْعٌ وَإِلَّا ثَمَانٌ وَإِلَّا فَتِسْعٌ وَلَيَمْلَأَنَّ الْأَرْضَ قِسْطًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَفِي بَعْضِهِمْ بَعْضٌ ضُعْفٌ (۱)

(۳۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْتِي الْمَالَ فِي النَّاسِ حَتَّى لَا يَعُدَّهُ عَدًّا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَعُودَنَّ رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَرِجَالُهُ الصَّحِيح (۲)

(۳۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ إِنْ قَصَرَ فَسَبْعٌ وَإِلَّا ثَمَانٌ وَإِلَّا فَتِسْعٌ تَعْمُ أُمَّتِي فِيهَا نِعْمَةٌ لَمْ يَنْعَمُوا مِثْلَهَا

پورے طور پر دنیا میں تمام ہو جائے گا۔ لوگ اسی عیش و راحت کے ساتھ سات یا نو سال رہیں گے ، (یعنی جب تک خلیفہ مہدی حیات رہیں گے لوگوں میں فارغ البالی اور چین و سکون رہے گا۔ مجمع الزوائد ص ۳۱۴ ج ۷)

۲۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اگر ان کی مدتِ خلافت کم ہوئی تو سات برس ہوگی ورنہ آٹھ یا نو سال ہوگی وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مجمع الزوائد ص ۳۱۴ ج ۷)

۳۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ میری اُمت میں ایک خلیفہ ہوگا ۔ جو لوگوں کو مال لپ بھر بھر تقسیم کرے گا شمار نہیں کرے گا ۔ (یعنی سخاوت اور دریا دلی کی بناء پر بغیر گنے کثرت سے لوگوں میں عطایا تقسیم کرے گا) اور قسم ہے اس ذات پاک کی جس کی قدرت میں میری جان ہے ، البتہ ضرور لوٹے گا (یعنی امرِ اسلام مضمحل ہو جانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کر لے گا ۔)

(مجمع الزوائد ج ۷ ، ص ۳۱۴)

۳۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت میں ایک مہدی ہوگا، (اس کی مدّتِ خلافت) اگر کم ہوئی تو سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔ میری اُمت اس کے زمانہ میں اس قدر خوش حال ہوگی کہ اتنی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ آسمان سے (حسبِ ضرورت)

(۱) ایضاً ج ۷ ص ۳۱۷ .

(۲) ایضاً ج ۷ ص ۳۱۷ .

يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَلَا يَدْخِرُ الْأَرْضُ شَيْئًا مِّنَ النَّبَاتِ وَالْمَالِ كُدُوسٌ يَقُومُ الرَّجُلُ يَقُولُ يَا مَهْدِيَّ
أَعْطِنِي فَيَقُولُ خُذْهُ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ (۱)

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۲)

(۳۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ (۳) وَ أَبُو دَاوُدَ (۴) عَنْ يَاسِينَ (۵) الْعِجْلِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ (۶) بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ
الْحَنْفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي لَيْلَةٍ (۷)

(۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ (۸) عَنْ يَاسِينَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ
(۹)

موسلا دھار بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار کو اُگادے گی۔ ایک شخص کھڑا ہو کر مال کا
سوال کرے گا تو مہدی کہیں گے کہ اپنی حسبِ خواہش خزانہ میں جا کر لے لو۔ (مجمع الزوائد
ج ۷ ص ۳۱۷، ۳۱۸) ۳۲۔ حضرت علیؑ سے مرفوعاً و موقوفاً مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا مہدی میرے اہل بیت سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے ایک ہی رات میں صالح بنادے گا
(یعنی اپنی توفیق و ہدایت سے ایک ہی شب میں ولایت کے اس بلند مقام پر پہنچادے گا جہاں وہ
پہلے نہیں تھے)

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷)

(۱) ایضاً ج ۷ ص ۳۱۷ (۲) الامام ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العباسی مولاہم الکوفی ولد
سنة ۱۵۹ وتوفی سنة ۲۳۵ھ حافظ للحديث له فيه كتب منها المسند والمصنف جمع فيه الاحاديث على
طريقة المحدثين بالاسانيد وفتاوى التابعين واقوال الصحابة مرتبا على الكتب والابواب على ترتيب الفقه
وهو اكبر من مصنف عبد الرزاق بن همام رتبة (الاعلام للزرکلی ج ۱ ص ۱۱۷ و ۱۱۸ والمستطرفة للكتانی

ص ۳۶)۔ (۳) الفضل بن دکین وهو لقب واسمه عمرو بن حماد بن زهير بن درهم التيمى مولى آل طلحة ابو نعيم الملائی الکوفی الاحول روى عنه البخارى فاکثر قال احمد ابو نعيم صدوق ثقة موضع للحجة فى الحديث وقال ابن سعد وكان ثقة مامونا كثير الحديث حجة الخ (تهذيب التهذيب ج ۸ ص ۲۴۳- ۲۴۸)۔ (۴) عمر بن سعد بن عبيد ابو داود الحفرى الکوفى وحفر موضع بالكوفة قال ابن معين ثقة، وقال ابو حاتم صدوق كان رجلا صالحا وقال الآجرى عن ابى داود كان جليلا جدا وقال ابن سعد كان ناسكا زاهدا له فضل وتواضع الخ تهذيب التهذيب ج ۷ ص ۳۹۷-۳۹۸۔

---->

أَقُولُ إِنَّ الْفَضْلَ بْنَ دُكَيْنٍ وَأَبَا دَاوُدَ أَعْنِي الْحَضْرَمِيَّ الْكُوفِيَّ وَوَكَيْعًا مِنَ الْأَيْمَةِ الْمَعْرُوفِينَ أَخْرَجَ لَهُمُ السُّنَّةُ إِلَّا أَبَا دَاوُدَ الْحَضْرَمِيَّ فَلَمْ يُخْرِجْ إِلَّا مُسْلِمَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَالْأَرْبَعَةَ وَأَمَّا يَاسِينَ فَهُوَ ابْنُ شَيْبَانَ وَيُقَالُ ابْنُ سِنَانَ الْكُوفِيُّ قَالَ الدُّورِيُّ عَنْ ابْنِ مَعِينٍ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ، وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ ابْنِ مَعِينٍ صَالِحٌ وَقَالَ أَبُو زُرْعَةَ لَا بَأْسَ بِهِ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فِيهِ نَظَرٌ وَلَا أَعْلَمُ حَدِيثًا غَيْرَ هَذَا وَقَالَ يَحْيَى بْنُ يَمَانَ رَأَيْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَسْأَلُ يَاسِينَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ، وَهُوَ مَعْرُوفٌ بِهِ وَوَقَعَ فِي سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ عَنْ يَاسِينَ غَيْرَ مَنْسُوبٍ فَظَنَّهُ بَعْضُ الْحَفَاطِ الْمُتَأَخِّرِينَ يَاسِينَ بْنُ مُعَاذِ الزِّيَّاتِ فَضَعَّفَ الْحَدِيثَ بِهِ فَلَمْ يَصْنَعْ شَيْئًا إِلَّا خ مِنْ تَهْذِيبِ التَّهْذِيبِ وَأَمَّا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ فَذَكَرَهُ ابْنُ حَبَّانَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي الثَّقَاتِ وَقَالَ الْعِجْلِيُّ ثِقَةً أَخْرَجَ لَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ فِي مُسْنَدٍ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْخ وَالْحَاصِلُ أَنَّ الرِّوَايَةَ رَجَالُهَا ثِقَاتٌ وَتَبَيَّنَ مِنْ كَلَامِ الْحَافِظِ ابْنِ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّ تَضْعِيفَ مَنْ ضَعَّفَ الْحَدِيثَ إِنَّمَا كَانَ نَاشِئًا بِظَنِّهِ الْفَاسِدِ وَلِأَجْلِ هَذَا صَرَّحَ فِي التَّقْرِيبِ أَيْضًا، نَعَمْ لَوْ كَانَ الْمُرَادُ يَاسِينَ الزِّيَّاتَ لَكَانَتِ الرِّوَايَةُ ضَعِيفَةً وَقَدْ نَصَّ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلَى أَنَّهُ الْعِجْلِيُّ فَالْحَدِيثُ لَا غُبَارَ عَلَيْهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

• (٥) ياسين بن شيبان ويقال ابن سنان العجلي الكوفي - تهذيب التهذيب ج ١١ ص ١٩٦ وقال

الحافظ ايضا فى التقريب ياسين بن شيبان وابن سنان العجلي الكوفي لا باس به من السابعة ووهم من زعم انه ابن معاذ الزيات-ص ٢٧٣،

• (٦) ابراهيم بن محمد ابن الحنفية قال محمد بن اسحاق العجلي ثقة الخ تهذيب التهذيب ج ١

ص ١٣٦.

• (٧) مصنف ابن ابى شيبه ج ١٥ ص ١٩٧ طبع الدار السلفية، بمبئى الهند. تهذيب التهذيب ج ١١

ص ١٠٩-١١٤. اى يتوب عليه ويوافقه ويلهمه ويرشده بعد ان لم يكن كذلك (الفتن والملاحم ابن كثير ج ١ ص ٣١) وهذا الحديث اخرجه الحفاظ فى كتبهم منهم الحفاظ ابو عبد الله محمد بن يزيد ابن

ماجة في سننه في كتاب الفتن والحافظ ابو بكر البيهقي والامام احمد بن حنبل في مسند علي بن ابي طالب وقال الشيخ احمد شاكر اسناده صحيح .

• (۸) وكيع بن الجراح بن مليح الرواسي ابو سفيان الكوفي الحافظ قال الامام احمد بن حنبل ما

رايت ادعى للعلم من وكيع ولا احفظ منه وقال نوح بن حبيب القومسي رأيت الثوري ومعمرا ومالكاً فما رأيت عيناى مثل وكيع الخ تهذيب التهذيب ج ۱۱ ص ۱۰۹ - ۱۱۴ .

• (۹) مصنف ابن ابي شيبة ج ۱۵ ص ۱۹۷ ، طبع الدار السلفية، بمبئي .

(۳۴) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ثَنَا فِطْرٌ عَنْ زُرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِي اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي إِيْسَى (۱) أَقُولُ رِجَالُ هَذَا السَّنَدِ كُلُّهُمْ رِجَالُ الصَّحَاحِ السَّتَّةِ غَيْرُ فِطْرٍ فَإِنَّهُ لَمْ يَرَوْهُ عَنْهُ مُسْلِمٌ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَأَمَّا الْبُخَارِيُّ وَالْأَرْبَعَةُ فَقَدْ أَخْرَجُوا لَهُ وَثَّقَهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَعِينٍ وَالْعَجَلِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَسْتَضَعِفُهُ (۲)

(۳۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا يَوْمٌ لَّبَعَثَ اللَّهُ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَأُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئْتُ جَوْرًا (۳)

أَقُولُ رِجَالُ هَذَا السَّنَدِ كُلُّهُمْ رِجَالُ الصَّحَاحِ السَّتَّةِ غَيْرُ فِطْرٍ فَإِنَّهُ مِنْ رِوَاةِ الْبُخَارِيِّ وَالْأَرْبَعَةِ خَلَا مُسْلِمٌ كَمَا مَرَّ.

۳۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مراد مہدی ہیں) بھیجے گا جس کا نام میرے نام کے اور اُس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مطابق ہوگا۔ (یعنی اس کا نام بھی محمد بن عبداللہ ہوگا)۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷)

۳۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسی کو طویل اور دراز کر دے گا اور میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مہدی) کو پیدا کریگا جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم سے بھری ہوگی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸)

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸.

(۲) فطر بن خليفة القرشي المخزومي مولا هم ابو بكر الخياط الكوفي قال الامام احمد بن حنبل ثقة صالح الحديث وقال احمد كان عند يحيى بن سعيد ثقة قال ابن ابی خيثمة عن ابن معين ثقة وقال العجلي كوفي ثقة حسن الحديث وكان فيه تشيع قليل وقال ابو حاتم صالح الحديث وقال ابو داود عن احمد بن يونس كنا نمر على فطر وهو مطروح لا نكتب عنه وقال النسائي لا بأس به وقال في موضع آخر ثقة حافظ كيس وقال ابن سعد كان ثقة انشاء الله ومن الناس من يستضعفه وقال

۰ (۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ ثَنِي عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرُ

عَنْ مُجَاهِدٍ ثَنِي فَلَانُ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمَهْدِيَّ لَا يُخْرِجُ حَتَّى يُقْتَلَ
النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ فَإِذَا قُتِلَتِ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ فَآتَى النَّاسُ الْمَهْدِيَّ
فَزَفُّهُ كَمَا تُزَفُّ الْعُرُوسُ إِلَى زَوْجِهَا لَيْلَةً عَرِسَهَا وَهُوَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا وَيُخْرِجُ الْأَرْضَ نَبَاتَهَا وَ
تُمْطِرُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا وَتَنْعَمُ أُمَّتِي فِي وَلَايَتِهِ نِعْمَةً لَّمْ تَنْعَمْهَا قَطُّ (۱) أَقُولُ أَمَّا عَبْدُ اللَّهِ (۲) بْنُ نُمَيْرٍ
فَهُوَ الْهَمْدَانِيُّ الْخَارِثِيُّ الْكُوفِيُّ أَخْرَجَ لَهُ السَّيِّئَةُ وَأَمَّا مُوسَى (۳) الْجُهَنِيُّ فَهُوَ مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَوْ ابْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيُّ الْكُوفِيُّ وَثَقَهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَعِينٍ

۳۶۔ امام مجاہد (مشہور تابعی) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا

”نفسِ زکیہ“

کے قتل کے بعد ہی خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ جس وقت نفسِ زکیہ قتل کر دیے جائیں گے تو زمین
و۔۔۔ آسمان والے ان قاتلین پر غضب ناک ہوں گے۔ بعد ازاں لوگ مہدی کے پاس آئیں گے اور انہیں
دُہن کی طرح آراستہ و پیراستہ کریں گے اور میری زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ (ان کے
زمانہ خلافت میں) زمین اپنی پیداوار کو اُگا دے گی اور آسمان خوب برسے گا اور اُن کے دورِ خلافت
میں اُمت اس قدر خوش حال ہوگی کہ ایسی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸)

ضروری تنبیہ

ایک نفسِ زکیہ محمد بن عبد اللہ بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم ہیں جنہوں نے خلیفہ
منصور عباسی کے خلاف ۱۴۵ھ میں خروج کیا تھا اور شہید ہوئے تھے۔ حدیثِ بالا میں مشہور
”نفسِ زکیہ“ سے مراد یہ نہیں ہیں بلکہ یہ ایک دوسرے بزرگ ہیں جو آخرِ زمانہ میں ہوں گے اور ان کی

شہادت کرے فوراً بعد مہدی کا ظہور ہوگا۔ شیخ محمد بن عبد الرسول البرزنجی نے اپنی مشہور تالیف ”الاشاعة لاشراط الساعة“ میں یہ بات بصراحت تحریر کی ہے۔

< - - السَّاجِي صَدُوقٌ . وَقَالَ السَّاجِي أَيْضاً وَكَانَ يُقَدِّمُ عَلِيّاً عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يَقُولُ هُوَ خَشَبِيٌّ (أَيُّ مِنَ الْخَشَبِيَّةِ فِرْقَةٌ مِنَ الْجَهْمِيَّةِ) وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ فِطْرُ زَائِغٌ وَلَمْ يَحْتَجَّ بِهِ الْبُخَارِيُّ إلخ تَهْذِيبُ التَّهْذِيبِ ج ۸ ص ۲۷۰ - ۲۷۱ . (۲) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸ . (۱) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۹ ہو من کلام الصاحبی ولكن له حکم المرفوع لانه لا ينطق من قبل الرأي. > - - -

وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ لَا بَأْسَ بِهِ ثِقَّةٌ صَالِحٌ أَخْرَجَ لَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَمَّا عُمَرُ (۱) بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرِيُّ فَهُوَ الْكُوفِيُّ وَثَّقَهُ ابْنُ مَعِينٍ وَأَبُو حَاتِمٍ. وَأَبُو دَاوُدَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ خَارِثٍ فِي الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثَّقَاتِ وَذَكَرَهُ ابْنُ شَاهِينَ فِي الثَّقَاتِ قَالَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ يَعْنِي الْمِصْرِيَّ عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ ثِقَّةٌ وَأَمَّا مُجَاهِدٌ (م) فَهُوَ إِمَامٌ مَشْهُورٌ أَخْرَجَ لَهُ الْأَيْمَنُ السَّيْتَةُ وَغَيْرُهُمْ فَالْحَاصِلُ أَنَّ الرِّوَايَةَ صَحِيحٌ وَرِجَالُهَا كُلُّهُمْ مُوثِقُونَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

(۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ أَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُبَايِعُ لِلرَّجُلِ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَلَنْ يَسْتَحِلَّ الْبَيْتَ إِلَّا أَهْلُهُ فَإِذَا اسْتَحْلَوْهُ فَلَا تَسْئَلُ عَنْ هَلَكَةِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَأْتِي الْحَبْشَةُ فَيُخَرَّبُونَ خَرَابًا لَا يُعَمَّرُ بَعْدَهُ أَبَدًا وَهُمْ الَّذِينَ يَسْتَخْرِجُونَ كَنْزَهُ

أَقُولُ أَمَّا يَزِيدُ (م) بْنُ هَارُونَ فَهُوَ السُّلَمِيُّ أَبُو خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ أَحَدُ الْأَعْلَامِ الْخُفَّازِ الْمَشَاهِيرِ رَوَى عَنْهُ السَّيْتَةُ قَالَ أَحْمَدُ كَانَ حَافِظًا مُتَقِنًا وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ إِمَامٌ لَا يُسْئَلُ عَنْ مِثْلِهِ وَأَمَّا ابْنُ أَبِي

۳۷۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ' ایک شخص (یعنی مہدی) سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی اور کعبہ کی حرمت و عظمت اس کے اہل ہی پامال کریں گے اور جب اس کی حرمت پامال کر دی جائے گی تو پھر عرب کی تباہی کا حال مت پوچھو (یعنی ان پر اس قدر تباہی آئے گی جو بیان سے باہر ہے) پھر حبشی چڑھائی کر دیں گے اور مکہ معظمہ کو بالکل ویران کر دیں گے اور یہی کعبہ کے (مدفون) خزانہ کو نکالیں گے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۹)

<----- (٢) عبد الله بن نمير الهمداني الخارفي ابو هشام الكوفي ثقة صاحب حديث من اهل السنة من كبار التاسعة الخ (تقريب ص ١٤٤ وخلاصة التذهيب ص ٢١٧ وقال العجلي ثقة صالح الحديث صاحب سنة وقال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث صدوق تهذيب التهذيب ج ١ ص ٥٢-٥٣.

(٣) موسى الجهني فهو موسى بن عبد الله ويقال ابن عبد الرحمن الجهني ابو سلمة الكوفي ثقة عابد، لم يصح ان القطان طعن فيه (التقريب ص-٢٥٧) ووثقه القطان وقال العجلي ثقة في عداد الشيوخ وقال ابوزرعة صالح وذكره ابن حبان في الثقات وقال ابن سعد كان ثقة قليل الحديث (تهذيب التهذيب ج ١٠ ص ٣١٦).

(١) عمر بن قيس الماصر بن ابي مسلم الكوفي ابو الصباح مولى ثقيف قال ابن معين وابو حاتم ثقة وقال الأجرى سئل ابو داؤد عن عمر بن قيس فقال من الثقات وابوه اشهر واوثق وذكره ابن حبان >-----

ذَنْبٍ (۱) فَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ذَنْبٍ الْقُرَشِيُّ الْعَامِرِيُّ مِنْ أَيْمَةِ الْمَدِينَةِ أَحَدُ الْأَعْلَامِ أَخْرَجَ لَهُ السُّنَّةُ قَالَ أَحْمَدُ يُشَبِّهُ بِابْنِ الْمُسَيَّبِ وَهُوَ أَصْلَحُ وَأَوْرَعُ وَأَقْوَمُ بِالْحَقِّ مِنْ مَالِكٍ وَأَمَّا سَعِيدُ بْنُ سِمَانَ (۲) فَهُوَ الْأَنْصَارِيُّ الزُّرْقِيُّ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي جُزْءِ الْقِرَاءَةِ وَقَالَ النَّسَائِيُّ ثِقَةً وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثَّقَاتِ وَقَالَ الْبَرْقَانِيُّ عَنِ الدَّارِ قُطَيْبٍ ثِقَةً وَقَالَ الْحَاكِمُ تَابِعِيُّ مَعْرُوفٌ وَقَالَ الْأَزْدِيُّ ضَعِيفٌ الْخ

وَهَذَا مَا وَجَدْنَاهُ بِخَطِّ الشَّيْخِ الْمَدَنِيِّ قُدَّسَ سِرُّهُ وَقَدْ أَطْلَعْتُ عَلَى طَائِفَةٍ مِّنَ الْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ الْوَارِدَةِ فِي ذِكْرِ الْمَهْدِيِّ فَأَوْرَدْتُهَا تَتِمَّةً وَتَعْمِيمًا لِلْفَائِدَةِ وَإِلَيْكُمْ تِلْكَ الْأَحَادِيثُ -

تشریح

مشکوٰۃ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک اہل حبشہ تم سے جنگ نہ کریں تم بھی ان سے نہ لڑو کیونکہ خانہ کعبہ کا خزانہ دو چھوٹی پنڈلیوں والا نکالے گا۔ اس مضمون کی دیگر صحیح حدیثیں بھی موجود ہیں۔ حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی قدس سرہ اپنے رسالہ ”قیامت نامہ“ میں لکھتے ہیں کہ جب سارے ایمان دار جہاں سے اُٹھ جائیں گے، تو حبشیوں کی چڑھائی ہوگی اور ان کی سلطنت ساری روئے زمین پر پھیل جائے گی۔ وہ کعبہ کو ڈھا ڈالیں گے اور حج موقوف ہو جائے گا

(ترجمہ قیامت نامہ ص ۲۲ از مولانا محمد ابراہیم داناپوری)

في الثقات وذكره ابن شاهين في الثقات (تهذيب التهذيب ج ۷ ص ۴۳۰ - ۴۳۱).

(۲) اما مجاهد، فهو مجاهد بن جبر امام مشهور من كبار التابعين قال الذهبي اجمعت الامة على امامة مجاهد والاحتجاج به (تهذيب التهذيب ج ۱۰ ص ۳۸ - ۴۰)

(۳) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۵۳.

(٤) یزید بن ہارون بن وادی و یقال زاذان بن ثابت السلمی مولاہم ابو خالد الواسطی احد الاعلام الحفاظ المشاہیر قیل اصلہ من بخاری قال احمد کان حافظا للحديث وقال ابن المدینی ما رايت احفظ منه وقال ابن معین ثقة وقال العجلی ثقة ثبت وقال ابو حاتم ثقة امام صدوق لا یسال عن مثله (تہذیب التہذیب ج ١١ ص ٣٦١-٣٦٣)

(١) ابن ابی ذئب فہو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة بن الحارث بن ابی ذئب القرشی العامری وابو الحارث المدنی قال احمد صدوق افضل من مالک الا مالکا اشد تنقية للرجال منه وقال ابن معین ابن ابی ذئب ثقة وكل من روى عنه ابن ابی ذئب ثقة الا ابا جابر البیاضی وكل من روى عنه مالک ثقة الا عبد الکریم ابا امیة وقال ابن حبان فی الثقات کان من فقهاء اهل المدينة وعبادهم وکان اقول اهل زمانه للحق (تہذیب التہذیب ج ٩ ص ٢٧٠-٢٧١).

(٢) سعید بن سمعان الانصارى الزرقى مولاہم المدنی (تہذیب التہذیب ج ٤ ص ٤٠ وقال الحافظ فی التقریب سعید بن سمعان الانصارى الزرقى مولاہم المدنی ثقة لم یصب الازدی فی تضعیفه من الثالثة.) ٢٣٨ طبع فی بیروت ١٤٠٨ ھ).

الذَّيْلُ وَالِاسْتِدْرَاكُ

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ (۱) رَوَاهُ الْإِمَامُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ الْأَنْبِيَاءِ، بَابُ نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ . (ج ۱، ص ۴۹۰)

(۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ

۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کا (اس وقت خوشی سے) کیا حال ہوگا، جب تم میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور تمہارا امام تمہی میں سے ہوگا۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۹۰)

۲: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری اُمت میں سے ایک جماعت قیامِ حق کے لیے کامیاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی، حضرت جابرؓ کہتے ہیں ان مبارک کلمات کے بعد آپؐ نے فرمایا آخر میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھائیے (اس کے جواب میں) عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے (اس وقت) امامت نہیں کروں گا، تمہارا بعض بعض پر امیر ہے (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرما دیں گے) اس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو عطا کی ہے۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۷)

(۱) ”امامکم منکم“ معناه یصلی (أی عیسیٰ علیہ السلام) معکم بالجماعة والامام من هذه الامة (عمدة القاری ج ۱۶ ص ۴۰) ونقل ملا علی القاری والحاصل ان امامکم واحد منکم دون عیسیٰ علیہ السلام (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۵ ص ۲۲۲) وقال الحافظ ابن حجر قال ابو الحسین الخسعمی الأدری فی مناقب الشافعی تواترت الاخبار بان المهدي من هذه الامة وان عیسیٰ علیہ السلام یصلی خلفه (فتح الباری ج ۶ ص ۴۹۳).

قَالَ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ لَا ، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرَمَةَ اللَّهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ (أَخْرَجَهُ الْإِمَامُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ ج ۱ ص ۸۷)

(۳) وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمُ الْمَهْدِيُّ تَعَالَ صَلِّ لَنَا ، الْحَدِيثَ ذَكَرَهُ الشَّيْخُ ابْنُ الْقَيِّمِ فِي الْمَنَارِ الْمُنِيفِ (۱۴۷) وَعَزَاهُ لِلْحَافِظِ ابْنِ أَبِي أُسَامَةَ فِي مُسْنَدِهِ وَقَالَ وَ هَذَا إِسْنَادٌ جَيِّدٌ .

أَقُولُ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ هُوَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِ أُسَامَةَ التَّمِيمِيُّ الْبَغْدَادِيُّ صَاحِبُ الْمُسْنَدِ (الْمُتَوَفَّى ۵۲۸۲ھ) (۱) وَأَمَّا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ فَهُوَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَبُو هِشَامٍ الصَّنْعَانِيُّ صَدُوقٌ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي سُنَنِهِ وَ ابْنُ مَاجَةَ فِي تَفْسِيرِهِ (۲) وَأَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَهُوَ ابْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلِ الصَّنْعَانِيُّ صَدُوقٌ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ (۳) وَأَمَّا عَقِيلٌ

تشریح : مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نزول کے وقت جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں گے اور امام خود عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوں گے ، بلکہ امت کا ایک فرد یعنی خلیفہ مہدی ہوں گے چنانچہ حافظ ابن حجر بحوالہ مناقب الشافعی از امام ابو الحسین آبری لکھتے ہیں کہ اس بارے میں احادیث متواتر ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک نماز خلیفہ مہدی کی اقتداء میں ادا کریں گے ۔

(فتح الباری ج ۶ ص ۳۹۳)

۳۰ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ

ابن مریم

علیہ السلام (آسمان سے) اُتریں گے تو اُمت کا امیر مہدی ان سے عرض کرے گا اگر تشریف لائیں اور نماز پڑھائیں تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تمہارا بعض بعض پر امیر ہے ۔ اس فضیلت کی بنا پر جو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو مرحمت فرمائی ہے ۔

(المنار المنیف ۱۴۷ بحوالہ مسند ابی اسامہ)

• (۱) الرسالة المستطرفة ص ۵۶ .

• (۲) تقریب التهذیب ص ۸ .

• (۳) ایضا ص ۹۲ .

فَهُوَ ابْنُ مَعْقِلِ بْنِ مُنَبِّهِ الْيَمَانِيُّ ابْنُ أَخِ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهِ صَدُوقٌ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ (۱) وَأَمَّا وَهْبٌ فَهُوَ ابْنُ مُنَبِّهِ بْنِ كَامِلٍ الْيَمَانِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَبْنَاوِيُّ (بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَ سُكُونِ الْمُوحَّدَةِ بَعْدَهُ نُونٌ) ثِقَةٌ أَخْرَجَ لَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ سِوَى ابْنِ مَاجَةَ وَهُوَ أَخْرَجَ لَهُ أَيْضًا فِي تَفْسِيرِهِ (۲) فَالْحَاصِلُ إِسْنَادُ هَذَا الْحَدِيثِ جَيِّدٌ كَمَا قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ قَيِّمٍ وَقَدْ صَرَّحَ فِيهِ وَصَفُ الْأَمِيرِ الْمَذْكُورِ بِأَنَّهُ الْمَهْدِيُّ فَيَكُونُ هَذَا الْحَدِيثُ مُفَسَّرًا لِلْمُرَادِ بِهَذَا الْحَدِيثِ الَّذِي أوردَهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ فَتَنَبَّهُ .

(۴) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي خِفَّةٍ مِنَ الدِّينِ وَ ذَكَرَ الدَّجَالَ ثُمَّ قَالَ ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَنَادِي مِنَ السَّحَرِ فَيَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلَى هَذَا الْكَذَّابِ الْخَبِيثِ فَيَقُولُونَ هَذَا رَجُلٌ جَنِّيٌّ فَيَنْطَلِقُونَ فَاذَاهُمْ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَقَامُ الصَّلَاةُ فَيَقَالُ لَهُ تَقَدَّمَ يَا رُوحَ اللَّهِ فَيَقُولُ لِيَتَقَدَّمَ إِمَامُكُمْ فَلْيُصَلِّ بِكُمْ فَاذًا صَلُّوا صَلَاةَ الصُّبْحِ خَرَجُوا إِلَيْهِ قَالَ فَحِينَ يَرَاهُ الْكَذَّابُ يَنْمَاطُ كَمَا يَنْمَاطُ الْمَلْحُ فِي الْمَاءِ

تشریح : اس حدیث میں امام کے بارے میں تصریح آگئی کہ وہ خلیفہ مہدی ہوں گے۔ لہذا بخاری شریف و مسلم شریف کی مذکورہ حدیث میں بھی امام اور امیر سے مراد خلیفہ مہدی ہی ہیں۔ ۴ :

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین کے کمزور ہوجانے کی حالت میں دجال نکلے گا اور دجال سے متعلق تفصیلات بیان کرنے کے بعد فرمایا بعد ازاں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور بوقت سحر (یعنی صبح صادق سے پہلے) آواز دیں گے کہ اے مسلمانو! تمہیں اس جھوٹے خبیث سے مقابلہ کرنے میں کیا چیز مانع ہے ؟ تو لوگ کہیں گے کہ یہ کوئی جنات ہے۔ پھر آگے بڑھ کر دیکھیں گے تو انہیں عیسیٰ علیہ السلام نظر آئیں گے۔ پھر نماز فجر کے لیے اقامت ہوگی تو ان کا امیر کہے گا اے روح اللہ امامت کے واسطے آگے تشریف لائیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ تمہارا امام ہی تمہیں نماز پڑھائے۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہو جائیں گے تو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں) دجال سے مقابلہ

كمر لرر نكلرر كرر؁ ءءال ءب ءضرت عرسر علره السلام كو ءركهر كرر ءا ءو (مارر ءوف كرر)
نمك كرر ءهلنر كرر طرء ٲءهلنر لءر كرر.

(۱) ارضاء ص ۳۱۶ .

(۲) ارضاء ص ۵۸۵ .

(رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ . وَقَالَ الشَّيْخُ الذَّهَبِيُّ فِي تَلْخِيصِهِ هُوَ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ) (۱) لِيَتَقَدَّمَ إِمَامُكُمْ فَلْيُصَلِّ بِكُمْ وَالْإِمَامُ حَبِيبُذِ هُوَ الْمَهْدِيُّ كَمَا جَاءَ التَّصْرِيحُ فِي الْحَدِيثِ رَقْم ۴۰ .

• (۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَنَعَّمُ أُمَّتِي

فِي زَمَنِ الْمَهْدِيِّ نِعْمَةً لَمْ يَنَعَّمُوا قَطُّ وَيُرْسِلُ السَّمَاءُ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَلَا تَدْعُ الْأَرْضُ شَيْئًا مِنْ نَبَاتِهَا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ أَوْرَدَهُ الْهَيْئَمِيُّ فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ وَقَالَ أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرِجَالُهُ ثِقَاتُ (۲) .

• (۶) عَنْ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا فَقَالَتْ أُمُّ شَرِيكِ بِنْتُ أَبِي الْعَكْرِ

يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ وَجَلُّهُمْ

۵۰ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی کے زمانے

میں میری اُمت اس قدر خوشحال ہوگی کہ ایسی خوشحالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ آسمان سے (حسب ضرورت) بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار اُگا دے گی۔

(مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷)

۶۰ : حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں

جس میں ہے کہ ایک صحابیہ ام شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرب اس وقت کہاں ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ اہل عرب دین کی حمایت میں مقابلے کے لیے کیوں سامنے نہیں آئیں گے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عرب اس وقت کم

ہوں گے اور ان میں بھی اکثر بیت المقدس (یعنی شام) میں ہوں گے اور ان کا امام و امیر ایک رجل صالح (مہدی) ہوگا۔ جس وقت ان کا امام نماز فجر کے لیے آگے بڑھے گا۔ اچانک عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اسی وقت (آسمان سے) اُتریں گے۔ امام پیچھے ہٹے گا تاکہ عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھائیں۔ عیسیٰ علیہ السلام امام کے مونڈھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے ہی لیے اقامت کہی گئی ہے تو امام لوگوں کو نماز پڑھائے گا۔

(سنن ابن ماجہ ، ص ۳۰۸)

(۱) المستدرک ج ۴ ص ۵۳۰ . (۲) مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷ .

بَيَّتِ الْمُقَدِّسِ وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمُ ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ فَرَجَعَ ذَلِكَ الْإِمَامُ يَنْكُصُ يَمْشِي الْقَهْقَرَى لِيَتَقَدَّمَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَيَضَعُ عِيسَى يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ تَقَدَّمَ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ أُفِيئِمْتَ فَيُصَلِّي بِهِمْ إِمَامُهُمُ الْحَدِيثُ.

رَوَاهُ الْحَافِظُ ابْنُ مَاجَةَ الْقَزْوِينِيُّ وَذَكَرَهُ الْمُحَدِّثُ الْكَشْمِيرِيُّ فِي كِتَابِهِ التَّصْرِیحِ ص ۱۴۲ وَعَزَاهُ إِلَى ابْنِ مَاجَةَ (۱) وَقَالَ إِسْنَادُهُ قَوِيٌّ وَأَمَّا فِي الْحَدِيثِ وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ. فَالْمُرَادُ بِهِ الْمَهْدِيُّ كَمَا جَاءَ التَّصْرِیحُ بِهِ فِي الْحَدِيثِ الَّذِي مَرَّ سَابِقًا تَحْتَ رَقْمِ (۱۱).

• (۷) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا وَيَنْزِلُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَيَقُولُ لَهُ أَمِيرُهُمْ يَا رُوحَ اللَّهِ تَقَدَّمَ صَلِّ فَيَقُولُ هَذِهِ الْأُمَّةُ أُمَرَاءُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَيَتَقَدَّمُ أَمِيرُهُمْ فَيُصَلِّي، الْحَدِيثُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَصَحَّحَهُ وَأَوْرَدَهُ الشَّيْخُ الْهَيْثَمِيُّ فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ عَنْ أَحْمَدَ وَ الطَّبْرَانِيِّ ثُمَّ قَالَ وَفِيهِ عَلَى بَنِي زَيْدٍ وَفِيهِ ضَعْفٌ وَقَدْ وَثَّقَ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِمَا رِجَالُ الصَّحِيحِ (۲)

• (۸) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ تَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ فِتْنَةٌ يُحْصَلُ النَّاسُ فِيهَا كَمَا يُحْصَلُ الذَّهَبُ فِي الْمَعْدِنِ فَلَا تَسْبُؤُوا

۷۰ : حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے

فرمایا ”عیسیٰ علیہ السلام نماز فجر کے وقت (آسمان سے) اتریں گے تو مسلمانوں کا امام ان سے

عرض کرے گا۔ اے رُوح اللہ اگرے تشریف لائیے ، نماز پڑھائیے ، تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے ۔

اس اُمّت کا بعض بعض پر امیر ہے تو مسلمانوں کا امیر اگرے بڑھے گا اور نماز پڑھائے گا ۔

(المستدرک ج ۴ ص ۴۷۸ و مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۴۲)

تشریح : عیسیٰ علیہ السلام اس دن کی نماز فجر اس وقت کے امام کی اقتداء میں ادا کریں گے۔ اس کے بعد پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی امامت کے فرائض انجام دیں گے جیسا کہ دیگر حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔

(۱) سنن ابن ماجہ فی حدیث طویل ص ۳۰۷، ۳۰۸۔

(۲) المستدرک ج ۴ ص ۴۷۸ و مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۴۲۔

أَهْلَ الشَّامِ وَلَكِنْ سُبُّوا شِرَارَهُمْ فَإِنَّ فِيهِمْ الْإِبْدَالَ يُوشِكُ أَنْ يُرْسَلَ عَلَى أَهْلِ الشَّامِ سَيْبٌ مِّنَ السَّمَاءِ فَيُغْرِقَ جَمَاعَتَهُمْ حَتَّى لَوْ قَاتَلَتْهُمْ الشَّعَالِبُ غَلَبَتْهُمْ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَخْرُجُ خَارِجٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي فِي ثَلَاثِ رَايَاتٍ أَلْمَكْثَرُ يَقُولُ لَهُمْ خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفًا وَالْمُقَلَّلُ يَقُولُ إِنَّا عَشَرَ، أَمَارَاتُهُمْ أُمْتُ أُمْتُ يَلْقَوْنَ سَبْعَ رَايَاتٍ تَحْتَ كُلِّ رَايَةٍ رَجُلٌ يَطْلُبُ الْمَلِكَ فَيَقْتُلُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا وَيَرُدُّ اللَّهُ إِلَى الْمُسْلِمِينَ أَلْفَتَهُمْ وَنَعِيمَهُمْ وَقَاصِيَهُمْ وَدَانِيَهُمْ .

قَالَ الشَّيْخُ الْهَيْثَمِيُّ أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَفِيهِ ابْنُ لَهَيْعَةَ وَهُوَ لَيْسَ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَاقَرَّهُ الذَّهَبِيُّ وَفِيهِ رَوَايَةٌ ثُمَّ يَظْهَرُ الْهَاشِمِيُّ فَيَرُدُّ اللَّهُ النَّاسَ أَلْفَتَهُمْ وَلَيْسَ فِي هَذَا الطَّرِيقِ ابْنُ لَهَيْعَةَ وَهُوَ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ كَمَا ذَكَرَ (۱) .

۸ : ”حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانہ میں فتنے برپا ہوں گے۔ ان فتنوں سے لوگ اس طرح چھنٹ جائیں گے جس طرح سونا کان سے چھانٹا جاتا ہے۔ (یعنی فتنوں کی کثرت و شدت کی وجہ سے پختہ مومن ہی ایمان پر ثابت رہیں گے۔) لہذا تم لوگ اہل شام کو بُرا بھلا مت کہو بلکہ اُن میں جو بُرے لوگ ہیں اُن کو بُرا بھلا کہو اس لیے کہ اہل شام میں اولیاء بھی ہیں۔ عنقریب اہل شام پر آسمان سے سیلاب آئے گا (یعنی آسمان سے موسلا دھار بارش ہو گی جو سیلاب کی شکل اختیار کر لے گی) جو ان کی جماعت کو غرق کر دے گا۔ (اس سیلاب کی بناء پر ان کی حالت اس قدر کمزور ہو جائے گی کہ) اگر اُن پر لومڑی حملہ کر دے تو وہ بھی غالب ہو جائے گی۔ اسی (انتہائی فتنہ و ضعف کے زمانہ میں) میرے اہل بیت سے ایک شخص (یعنی مہدی) تین جھنڈوں میں ظاہر ہو گا (یعنی ان کا لشکر تین جھنڈوں پر مشتمل ہو گا) اس کے لشکر کو زیادہ تعداد میں بتانے والے کہیں گے کہ ان کی تعداد پندرہ ہزار ہے اور کم بتانے والے اُسے بارہ ہزار بتائیں گے۔ اس لشکر کا علامتی کلمہ امت امت ہو گا۔ (یعنی جنگ کے وقت اس لشکر کے سپاہی لفظ امت امت کہیں گے تاکہ ان کے ساتھی سمجھ جائیں کہ یہ ہمارا آدمی ہے، عام

طور پر جنگوں کے موقع پر اس طرح کے الفاظ باہم طے کر لیے جاتے تھے ۔ بطور خاص شب خون کے

(۱) مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷ والمستدرک ج ۴ ص ۵۵۳.

(۹) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْمَهْدِيَّ فَقَالَ هُوَ حَقٌّ وَهُوَ مِنْ بَنِي فَاطِمَةَ . رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ مِنْ طَرِيقِ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَ سَكَتَ وَأَيْضًا عَنْهُ الْإِمَامُ الذَّهَبِيُّ (۱) وَأُورِدَهُ النَّوَابُ صَدِّيقُ حَسَنُ خَانَ الْقُنُوجِيُّ فِي الْإِذَاعَةِ وَقَالَ صَحِيحُ (۲) قَدْ تَمَّ التَّعْلِيْقُ وَالتَّحْقِيقُ وَالْإِسْتِدْرَاكُ بِعَوْنِ اللَّهِ عَزَّ اسْمُهُ عَلَى يَدِ الْعَاجِزِ حَبِيبِ الرَّحْمَنِ الْقَاسِمِيِّ فِي ۱۲، رَبِيعِ الثَّانِي ۱۴۱۴ هـ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ أَوَّلًا وَآخِرًا وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ .

موقعوں پر اس اصطلاح کا استعمال اہم سمجھا جاتا تھا تاکہ لاعلمی میں اپنے آدمی کے ہاتھوں اپنا ہی آدمی نہ مار دیا جائے۔ ویسے اُمّت اُمّت کا معنی یہ ہے کہ اے اللہ دشمنوں کو موت دے یا اے مسلمانو! دشمنوں کو مارو، مسلمانوں کا یہ لشکر سات جھنڈوں پر مشتمل لشکر سے بدر مقابل ہوگا جس میں سے ہر جھنڈے کے تحت لڑنے والا سربراہ ملک و سلطنت کا طالب ہوگا۔ یعنی یہ لوگ ملک و سلطنت حاصل کرنے کی غرض سے مسلمانوں سے جنگ کریں گے، اللہ تعالیٰ ان سب کو (مسلمانوں کے لشکر کے ہاتھوں) ہلاک کر دے گا (نیز) اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی جانب ان کی باہمی یگانگت و الفت، نعمت و آسودگی لوٹا دے گا اور ان کے قریب و دور کو جمع کر دے گا۔

(مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷ المستدرک ج ۴ ص ۵۵۳)

۹ : ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہدی کا ذکر کرتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا مہدی حق ہے۔ (یعنی ان کا ظہور برحق اور ثابت ہے) اور وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا۔

(المستدرک ج ۴ ص ۵۵۷)

(۱) المستدرک ج ۴ ص ۵۵۷ . (۲) الاذاعة لما كان ويكون بين يدي الساعة ص ۶۰ مطبوعة الصديقي

ماہنامہ لولاک ملتان

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان ماہنامہ لولاک جو دفتر مرکزی ملتان سے ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔

☆ عقیدہ ختم نبوت کی ترجمانی ☆ حالات حاضرہ کا جاندار تجزیہ ☆ قادیانی شبہات کے جوابات ☆ عالمی مجلس کی سرگرمیاں ☆ فتنہ قادیانیت کے رد میں عمدہ علمی مضامین ☆ اصلاحی مقالہ جات ☆ امت مسلمہ کی رہنمائی ☆ مجاہدین ختم نبوت کے تذکرے ☆ قادیانیت چھوڑنے والے نو مسلموں کے ایمان پرور حالات و واقعات ☆ اکابر کے غیر مطبوعہ خطوط و یاد گار تقاریر ☆ جہاد آفریں حقائق افروز معلومات کا حسین گلدستہ ☆ ۴۸ صفحات ☆ رنگین آرٹ پیپر کا ٹائٹل ☆ کمپیوٹر کتابت ☆ عمدہ طباعت ☆ سفید کاغذ

ان تمام تر خوبیوں کے باوجود سالانہ چندہ صرف روپیہ 100/ ہے۔ ایجنسی 5 پرچوں سے کم کی جاری نہیں ہوتی۔ ایجنسی ہولڈر حضرات کو 33% کمیشن دیا جاتا ہے۔ پرچہ وی پی نہیں کیا جاتا۔ پیشگی 100/ روپیہ سالانہ خریداری کا منی آرڈر کر کے ہر ماہ گھر بیٹھے ڈاک سے پرچہ منگوایا جا سکتا ہے۔

رقوم بھیجنے کے لئے پتہ :

ناظم ماہنامہ لولاک دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان : فون نمبر 514122

(نوٹ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہفت روزہ ترجمان ہفت روزہ ختم نبوت کراچی سے شائع ہوتا ہے۔ جو اس وقت پاکستان کے دینی جرائد و رسائل کا بہترین نمونہ ہے۔ اس کا زر سالانہ اڑھائی

سو روپے /250 ہے۔ زر سالانہ کی ترسیل و جملہ خط و کتابت کے لئے ' سرکولیشن مینیجر ہفت روزہ
ختم نبوت سے رجوع کریں۔

مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی : فون نمبر 7780397